# ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

## مسائلِ قادیانیت

قادیانیت کا پس منظر

## بزم ختم نبوت

## مولانا فضل اللہ لکی مروت کا شکایت نامہ حضرت مولانا لدھیانوی کے نام

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۲، ۴ تا ۱۰ ذیقعدہ ۱۴۰۹ھ مطابق ۹ تا ۱۵ جون ۱۹۸۹ء میں ایک کھلا خط وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے نام شائع ہوا ہے۔ ابتدائی سطور پیش کر رہا ہوں۔

"خدائے بزرگ و برتر کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس عظیم ذات نے آپ کو مملکت پاکستان کی پہلی خاتون وزیر اعظم کا شرف بخشا اس شاندار کامیابی پر آپ خود اور پیپلز پارٹی کے ...... کارکن خدائے بزرگ و برتر کا جتنا بھی شکر بجا لائیں کم ہے دنیائے اسلام کے ایک عظیم اسلامی ملک کی سربراہ ہونے کی حیثیت سے جہاں آپ پر فرض منصبی کے ادائیگی کی دیگر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہاں آپ کا یہ بھی فرض بنتا ہے،، (الخ)

ہفت روزہ ختم نبوت میں ایسا خط چھپوانا اس فتوے کے خلاف ہے جو ماہنامہ بینات اور اقراء ڈائجسٹ میں شائع ہوا ہے۔ ہفت روزہ کے پڑھنے والوں اور دیگر حضرات کے اطمینان کے لئے اس کی وضاحت فرمائیں۔ اور علماء کرام کو مطمئن فرمائیں

**ختم نبوت:**۔ اس مراسلہ میں کھلے خط کے جو جملے الفاظ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ وہ واقعی غیر ذمہ دارانہ ہیں ادارہ ختم نبوت اس کی اشاعت پر معذرت خواہ ہے

## شاتم رسول کی سزا پھانسی ہے

اے ایم حبیبی :۔ بلوچستان

آج کل دنیا بھر میں ایسے ادارے قائم ہیں جو صرف اسلام کے خلاف سرگرم عمل ہیں حال ہی میں انڈیا میں ایک فلم پہلا مرد پہلی عورت کے عنوان سے بنی جو حضرت آدم علیہ السلام حضرت حوا علیہ السلام کے خلاف ایک فرضی کہانی ہے جو مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کے لئے بنائی گئی ہے ہندوستان میں مسلمان احتجاج کر رہے ہیں اور یہاں پاکستان میں اس فلم کی نمائش بھی ہو رہی ہے برطانیہ میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک فلم بنی مسلمانوں کے احتجاج سے وہ بند ہو گئی۔ حکومت پاکستان کو ایسے موضوعات پر فلم بنانے والے جس سے انبیاء کی توہین ہوتی ہو کے ساتھ سخت کارروائی کرنی چاہئے۔ اور کوئی رعایت نہیں دینی چاہئے۔ آج کل ایک اور شیطان رشدی پیدا ہوا ہے جس نے ہمارے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ناپاک جسارت کی ہے اس کی سزا قتل یا پھانسی ہے ہم صرف اتنا بتا دینا چاہتے ہیں کہ ناموس

باقی صفحہ ۱۳ پر

## علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم ـــ ایک بشارت نامہ

### مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر کا مکتوب گرامی

بخدمت شریف برادر محترم جناب حافظ محمد حنیف صاحب ندیم مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مزاج شریف بعافیت ہوگا۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم کی کتاب مرزائیت اور اسلام سے ایک بشارت نامہ تحریر کر رہا ہوں۔ امید ہے اسے ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع فرما کر ممنون فرمادیں گے۔

مولانا مرحوم لکھتے ہیں کہ جب ۱۹۶۷ء کے رمضان المبارک کی ۲۷ ویں شب مسجد نبوی کے پڑوس میں اپنی کتاب "القادیانیہ" کو مکمل کر کے سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سحر گاہ دعائے نیم شبی لبوں پر لئے باب جبرائیل کے رستے (کہ جب دیار حبیب علیہ السلام میں میرا مکان اسی جانب تھا) مسجد نبوی کے اندر داخل ہوتا ہوں۔ لیکن روضہ اطہر کے سامنے پہنچ کر ٹھٹھک جاتا ہوں۔ کہ آج خلاف معمول روضہ مقدس کے دروازے وا ہیں۔ اور پہرے دار خندہ رو استقبالیہ انداز میں منتظر ہیں۔ میں اندر بڑھا جاتا ہوں کہ سامنے سرور کونین رحمت عالم محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رعنائیوں اور زیبائیوں کے جھرمٹ میں صدیق اکبرؓ، فاروق اعظم کی معیت میں نماز ادا کر رہے ہیں۔ دل خوشیوں سے معمور اور دماغ مسرتوں سے لبریز ہو جاتا ہے۔ اور جب میں دیر گئے باہر نکلتا ہوں۔ تو دربان سے سوال کرتا ہوں۔ "یہ دروازے تم روزانہ کیوں نہیں کھولتے؟ جواب ملا یہ دروازے روزانہ نہیں کھلا کرتے۔ اور آنکھ کھل تو مسجد نبوی کے میناروں سے یہ دلکش ترانے گونج رہے تھے۔ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ۔ اور صبح جب میں نے مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر کو ماجرہ سنایا تو انہوں نے فرمایا تمہیں مبارک ہو ختم نبوت کی چوکھٹ کی چوکیداری میں خاتم النبیین کے صاحب نے تمہاری کاوش کو پسند فرمایا ہے۔ مرزائیت اور اسلام صفحہ ۲۴، ۲۵ مصنف علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم۔

**نوٹ:**۔ یاد رہے علامہ مرحوم کی یہ کتاب حکومت سعودیہ کے تعاون سے عربی اور انگریزی ایڈیشن میں لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر باہر کے ملکوں میں لاکھوں انسانوں کی ہدایت کا باعث بنی ہے۔

احقر الانام عبدالرحیم اشعر ملتان )

ہفت روزہ
ختم نبوت
ترجمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE KH/TME NUBUWWAT

اشاعت : ۳ تا ۹ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ
مطابق ۷ تا ۱۳ جولائی ۱۹۸۹ء
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 6

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا



زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر


## اس شمارے میں

| نمبر شمار | نام مضمون | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۱ | بشارت نامہ | ۲ |
| ۲ | اداریہ | ۵ |
| ۳ | حقیقت قربانی | ۶ |
| ۴ | مسائل قربانی | ۷ |
| ۵ | عمر بن عبدالعزیز | ۱۰ |
| ۶ | ربوہ پر بہائیوں کی یلغار | ۱۳ |
| ۷ | شیطانک ورسز۔ ردعمل | ۱۷ |
| ۸ | اخبار ختم نبوت | ۲۲ |


سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۳۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان



سرپرستان

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود انور یوسف صاحب — برما
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
- حضرت مولانا محمد ظہیر عالم صاحب — کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

برما — محمود یوسف

نارتھ امریکہ
- ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
- وینی پیگ — میاں امیہ
- مونٹریال — آفتاب احمد
- واشنگٹن — کرامت اللہ
- شکاگو — محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس — مزمل ستید
- وینکوور — جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن — عامر رشید

بیرون ملک نمائندے
- قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
- امریکہ — چوہدری محمد شریف کھوکھر
- دوبئی — قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
- سنگاپور — سید میر حسن بخاری
- بارباڈوس — اسماعیل قاضی
- سونہ رہنے — اے ایکو انصاری
- برطانیہ — محمد اقبال
- اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک — محمد ادریس
- ناروے — میاں اشرف جاوید
- افریقہ — محمد زبیر فریقی
- ماریشس — محمد الطاف احمد
- ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش — محی الدین خان
- مغربی جرمنی — خالق الرحمٰن

## القرآن

**یاایھا الذین امنوا قوا انفسکم (الی آخرہ)**

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو ایسی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے مقرر ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اور جس کا حکم ان کو دیا جاتا ہے وہ بجالاتے ہیں۔

## حدیث

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے حیائی جس چیز میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس کو عیب دار بنا دیتی ہے اور حیا جس چیز میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس کو سنوار دیتی ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ہر دین کا کوئی امتیازی وصف وشعار ہوتا ہے۔ اسلام کا امتیازی وصف شرم وحیا ہے۔

## دشمن سے زیادہ اپنے گناہوں سے ڈرو

● اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں اپنے نفس اور خواہشات نفس سے زیادہ ڈرتے ہو۔ اس لئے کہ میرے نزدیک گناہ دشمنوں کے فریب و دھوکہ سے زیادہ خطرناک اور ڈرنے کی چیز ہے۔ جب ہم اپنے دشمنوں سے برسرپیکار ہوتے ہیں۔ تو ان کے گناہوں کے سبب ان کے مقابلہ میں ہمارے ساتھ خدائی مدد ونصرت ہوتی ہے۔

● اگر یہ بات نہ ہو تو ہمیں ان کے مقابلے کی تاب وطاقت نہ ہو۔ اس لئے کہ ہماری تعداد وتیاری ان کی تعداد وتیاری کے مقابلہ میں کم تر ہے۔

● اگر ہم اللہ کی نافرمانی میں اپنے دشمن کے برابر ہو گئے۔ تو وہ ہم سے طاقت وقوت میں برتر وفائق ہوں گے

(امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ)

## علم

○ ہم نے علم حاصل تو غیر اللہ، دنیا کے لئے کیا تھا۔ لیکن علم نے غیر اللہ کے لئے ہونے سے انکار کر دیا یعنی علم کی برکت سے ہماری نیت بھی درست ہو گئی۔ (حضرت سفیان ثوریؒ)

○ تحصیل علم میں اگر نیت صحیح نہ ہو تب بھی علم کو نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ کیوں کہ علم کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نیت بھی صحیح ہو جاتی ہے۔ (حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ)

# ظفراللہ آنجہانی کے بعد اب فرحت اللہ قادیانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز راہنما اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا نورالحق صاحب نور نے یہ اطلاع دی ہے کہ "کہ فرحت اللہ بابر جس کا تعلق پشاور سے قریب موضع پیر پیائی سے ہے اسے وزیراعظم کا سپیچ سیکرٹری مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس کا عہدہ وزیراعظم کے مشیر کے برابر ہوگا۔ اور یہ شخص یعنی یہ قادیانی وزیراعظم کی تقاریر تیار کرنے کی ڈیوٹی سرانجام دے گا۔"

حضرت نورالحق نور صاحب کا تعلق پشاور سے ہے۔ اور موضع پیر پیائی پشاور کے قریب ہے۔ اس لئے مولانا نے بڑی تحقیق اور جستجو کے بعد یہ اطلاع دی ہے کہ فرحت اللہ بابر قادیانی ہے۔

تقسیم ملک کے بعد انگریز کے اشارے پر یا جو بھی وجہ ہو اس وقت کی مسلم لیگ حکومت نے مشہور قادیانی مرتد اور انگریز سے سر کا خطاب پانے والے آنجہانی ظفراللہ قادیانی کو پاکستان کا وزیر خارجہ مقرر کیا۔ وزارت خارجہ کسی بھی ملک کا اہم ترین محکمہ ہوتا ہے۔ جسے ایک ملعون قادیانی کو سونپ کر پاکستان کے خلاف پہلی سازش کی گئی۔

جب ہم اس دور کو دیکھتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے پاکستان ایک اسلامی ملک نہیں بلکہ قادیانی سٹیٹ تھا۔ کیوں کہ وزارت خارجہ کا دفتر بظاہر کراچی میں تھا لیکن تمام تر فیصلے ربوہ میں ہوتے تھے۔ گویا ظفراللہ برائے نام وزیر خارجہ تھا۔ عملی طور پر یہ منصب قادیانیوں کے آنجہانی پیشوا مرزا محمود نے سنبھالا ہوا تھا۔ مرزا محمود جب کسی دوسرے صوبے کے دورے پر جاتا تو پہلے ظفراللہ جاتا۔ اور وہ اس صوبے میں دورے کے لئے راہ ہموار کرتا۔ اور پھر وہاں مرزا محمود کا اس طرح استقبال ہوتا۔ جیسے [illegible] ملک کے صدر اور وزیراعظم کا ہوتا ہے۔ اس کے لئے گیسٹ ہاؤس کے دروازے کھل جاتے تھے۔ ایک مرتبہ بلوچستان کا دورہ کیا۔ اس دورے کے لئے سر ظفراللہ خان نے راہ ہموار کی تھی۔ بلوچستان کے دورے میں جب مرزا محمود نے وہاں کا وسیع و عریض اور معدنی دولت سے مالا مال رقبہ دیکھا تو اس کے منہ سے رال ٹپکنے لگی۔ اور واپس پہنچ کر یہ بیان دیا:۔

"بلوچستان کی کل آبادی ۵ یا ۶ لاکھ ہے۔ زیادہ آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے۔ لیکن تھوڑے آدمیوں کو احمدی بنانا کچھ مشکل نہیں ہے پس جماعت اس طرف پوری توجہ دے تو اس صوبے کو بہت جلد احمدی بنایا جا سکتا ہے۔ اگر ہم سارے صوبہ کو احمدی بنالیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا۔ جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں۔ پس میں جماعت کی اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں کے لئے عمدہ موقع ہے اس سے فائدہ اٹھائیں (۱۳ اگست ۱۹۴۸ء)

چونکہ ظفراللہ اس وقت کے حکمرانوں کی مونچھ کا بال تھا۔ اس لئے مرزا محمود اس کے بل بوتے پر اس قسم کے منصوبے بنا رہا تھا۔ نہ صرف بلوچستان بلکہ پورے ملک کو قادیانی مملکت بنانے کا خواب دیکھ رہا تھا۔ لاہوریوں کے اخبار پیغام صلح ۱۵ نومبر ۱۹۵۱ء کے مطابق مرزا محمود نے کہا تھا

"ہماری حکومت آنے والی ہے۔ ہم نے ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنر مقرر کر دیئے ہیں۔ جو وقت آنے پر اپنا چارج سنبھال لیں گے"

لیکن مرزا محمود کی یہ حسرت دل کی دل ہی میں رہی۔ کیوں کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں ظفراللہ کو وزارت خارجہ کے منصب سے ہٹنا پڑا۔

موجودہ حکومت کے دور میں قادیانی پھر سے پر پرزے نکال رہے ہیں۔ اور وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کو اعتماد میں لیکر ان کی ہمدردیاں حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ فرحت اللہ بابر کا بحیثیت سپیچ سیکرٹری کے تقرر اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ سندھ کا چیف سیکرٹری قادیانی، ہائی کورٹ میں قادیانی، اقوام متحدہ میں قادیانی اور اب وزیراعظم کا سپیچ سیکرٹری قادیانی ہے۔ اس کا انجام کیا ہوگا؟ اور کیا یہ وزیراعظم کے وفادار ثابت ہو سکتے ہیں؟ اس سلسلے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ تاہم مرزا طاہر نے اپنے ایک خفیہ پیغام میں جو "جشن تشکر" بند ہونے پر قادیانی جماعت کی شاخوں کو بھیجا۔ یہ کہا ہے:۔

"یہ دعا کریں اس چراغاں کے بدلے اس سے بہت بڑا چراغاں اس سال میں خدا تعالیٰ دکھا دے"

یہ پیغام اس سال کے اندر اندر بنائے جانیوالے خطرناک منصوبے یا سازش کی چغلی کھا رہا ہے۔ وزیراعظم اور حکمران سمجھیں یا نہ سمجھیں قادیانیوں کو آگے لانا وزیراعظم اور ملک دونوں کے لئے خطرناک ہے۔

# حقیقت قربانی

قربانی ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کو خالق حقیقی کے تقرب کا ذریعہ بنایا جائے۔ خواہ وہ جانور کا ذبیحہ ہو یا کسی اور قسم کا صدقہ وغیرہ۔ لیکن عرف عام میں قربانی کا اطلاق جانور کے ذبیحہ پر بولا جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا کہ پیارے فرزند اور اس کی والدہ کو شام کے پُر فضا ملک سے ہجرت کر کے حجاز کے لق و دق گرم ریگستان جہاں ہر قسم کی سہولتیں مفقود ہیں وہاں اپنا وطن بنائیں ،، حضرت خلیل اللہؑ نے بغیر کسی شش و پنج کے حکم الٰہیہ کی تعمیل فرمائی۔ شیر خوار فرزند اور اس کی والدہ کو لے کر بلا کھیتی میدان میں سکونت اختیار کر لی، پھر خدائے تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا، فرزند کو اور حضرت ہاجرہ کو اسی میدان میں چھوڑ کر واپس شام جائیں۔ حکم ملتے ہی دوسری منزل کی طرف رواں دواں ہو گئے۔ یہاں تک کہ اپنی بیوی کو یہ تبلانا تک گوارا نہ کیا۔

اب بچہ جب اس قابل ہو گیا کہ باپ کے ساتھ چل کر ان کے کاموں میں مددگار بن سکے، حضرت خلیل اللہ نے اپنے فرزند سے فرمایا "اے میرے پیارے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ تبلاؤ اس خواب میں تمہاری کیا رائے ہے، والد بزرگوار نے جب سعادت مند اور صابر فرزند سے مشورہ لیا تو وہ بھی خلیل اللہ کے لخت جگر تھے، والد کا خواب سن کر فرمانے لگے "اے اباجان آپ وہ کام کر گذریں جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ مجھے انشاء اللہ صابرین میں سے پائیں گے، مشورہ کے بعد جب باپ اور بیٹے اس عظیم الشان قربانی کے لئے تیار ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے جبیں کے بل کروٹ پر لٹا دیا۔ جبیں کے بل لٹانے میں دو حکمتیں مضمر تھیں، ایک تو اس میں تواضع تھا اور دوسری حکمت یہ تھی کہ اکلوتے بیٹے کا چہرہ سامنے آ کر کہیں ہاتھ میں غیر اختیاری لغزش نہ آ جائے۔ اب حضرت خلیل اللہ نے تکمیل ذبح کے لئے پوری قوت کے ساتھ چھری چلائی، لیکن قدرت خداوندی چھری کے عمل میں حائل ہو گئی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس کوشش کو دیکھ کر غیبی طور پر ندا آئی کہ اے ابراہیمؑ آپ نے اپنا خواب سچا کر دکھایا (الصّٰفّٰت) اور ساتھ ہی ایک دنبہ حضرت اسماعیلؑ کے عوض میں نازل فرمایا:

اور ارشاد ہوا کہ "ہم نے اسماعیلؑ کا فدیہ ایک عظیم الشان قربانی بنا دیا" عظیم کہنے کی دو وجہیں تھیں، ایک تو یہ کہ ایک عظیم الشان اور صابر اعظم پیغمبر کا فدیہ تھا، دوسری وجہ یہ ہے کہ اس طرح کی قربانی کو قیامت تک جاری رکھنے کا قانون الٰہی بن گیا ——— حضرت ابراہیمؑ کا یہ امتحان سب سے زیادہ سخت اور کٹھن اور غالباً آخری امتحان تھا جس میں آپ کو استقلال ثابت ہوئے۔ اس امتحان سے قبل آپ عزیز و اقارب کو، وطن کو، مکان اور تمام دنیاوی دولت کو اللہ کی راہ میں قربان کر چکے تھے۔ اب آخری امتحان میں یہ ثابت کر دیا کہ میری موت و حیات سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔

## حضرت ابراہیمؑ کی یادگار

خدائے ذوالجلال نے اپنے مقبول اور اولوالعزم پیغمبر کے ان افعال و اعمال کو پسند فرما کر قیامت تک ان کی یادگار کو زندہ رکھنے کے لئے ان افعال و اعمال کی نقل کرنے کو اپنی محبوب ترین عبادت بنا کر اپنے بندوں پر لازم کر دیا کہ حضرتؑ کے اعمال و افعال کی نقل کریں۔ جیسے کہ حج میں تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا وغیرہ۔

## قربانی کی حقیقت

ایک حدیث میں ہے کہ صحابۂ کرام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قربانی کی حقیقت کیا ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے والد ابراہیمؑ کی سنّت و یادگار ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ ہمارے لئے اس میں کیا ثواب و فوائد ہیں۔ فرمایا کہ جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی نامۂ اعمال میں لکھی جائے گی۔ مذکورہ حدیث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ قربانی جو امت مسلمہ پر لازم کی گئی ہے وہ ایک یادگار کی حیثیت رکھتی ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ جانور کی قیمت کا صدقہ کر دینے سے یا کسی اور رفاعی کام میں جانور کی قیمت لگا دینے سے اس عظیم فریضہ سے سبکدوشی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً شریعت نے ہر مسلمان عاقل بالغ پر نماز اور روزہ فرض کئے ہیں۔ اب نماز کے ادا کر لینے سے فریضۂ صیام سے آدمی بری نہیں ہو سکتا اور شرعاً اس پر یہ فریضہ باقی رہتا ہے۔ اسی طرح صدقہ کر دینے سے بھی یادگار ابراہیم کے قیام سے بری نہیں ہو سکتا۔

پھر سنّت ابراہیمی اور یادگار ابراہیمی کے دو پہلو ہیں ایک یہ کہ جو خاص مقامات کے ساتھ مخصوص ہے اور دوسرا پہلو عام ہے۔ اب جو چیزیں مخصوص تھیں وہ صرف حجاج پر لازم کی گئیں جیسے صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا، منیٰ میں تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا وغیرہ۔ دوسرا پہلو جو عام ہے وہ قربانی ہے، یہ کسی معیّن مقام سے متعلق نہیں ہے بلکہ ہر جگہ کی جا سکتی ہے۔ اس کو حکم کے ساتھ تمام امت پر واجب قرار دیا ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے جاں نثار صحابہؓ، تابعینؒ اس واجب کی تعمیل کرتے رہے اور پھر تمام امت مسلمہ قرن اول سے لیکر آج تک کرتے چلے آ رہے ہیں اور اللہ رب العزت نے قربانی کو نہ صرف واجبات میں داخل فرمایا بلکہ اپنے شعائر میں بھی داخل فرما دیا ——— ——— سورۂ حج میں ارشاد خداوندی ہے: قربانی کے اونٹ اور گائے کو ہم نے اللہ کی یادگار بنایا ———

حضرت مفتی شفیع صاحب اس آیت کی تشریح میں رقم طراز ہیں کہ اللہ کی یادگار سے مراد دین اسلام کی یادگار ہے۔ آگے لکھتے ہیں، البتہ جو قربانی مکہ معظمہ میں کی جائے، یہاں سے اس کا آغاز ہوا ہے تو یہ زیادہ افضل اور موجب ثواب و برکت ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری حج میں سو اونٹوں کی قربانی کی: مگر نہ مدینہ منورہ میں آپ کا معمول ایک دو اونٹوں کا تھا۔ علاوہ ازیں کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ اسفار میں ہوتے تھے۔ اور اگر دوران سفر

ہی قربانی کا وقت آجاتا تو آپ وہی قربانی ادا کرتے تھے۔ نیز قرآن پاک کی آیت: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ میں جمہور مفسرین نے فَصَلِّ سے مراد نماز عید الاضحیٰ اور وَانْحَرْ سے قربانی مراد لی ہے۔ علامہ ابن کثیرؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اور انہوں نے حضرت عکرمہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہم سے وَانْحَرْ کے معنی قربانی ہی کے نقل کئے ہیں۔ اس کے علاوہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تعامل بھی قربانی کی مشروعیت پر روشن دلیل ہے۔ نیز ایک حدیث ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرامؓ کو لے کر جنت البقیع کی جانب تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر نماز عید ادا فرمائی اور بعد میں حاضرین صحابہؓ سے خطاب فرمایا کہ آج ہمارا پہلا کام نماز عید کا ادا کرنا اور اس کے بعد جانور کی قربانی کرنا جس نے ایسا کیا اس نے ہمارے طریقے کے مطابق عمل کیا اور جس نے اس کے برعکس کیا اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ محض کھانے کا گوشت ہوگیا۔ قربانی اور اس کے ثواب سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ مذکورہ بالا آیت قرآن، احادیث رسولؐ اور حضور نبی اکرمؐ کے تعامل سے یہ بات بالکل واضح اور متشرح ہوگئی کہ قربانی کا عبادت ہونا تو عہد آدمؑ سے ثابت ہے، مگر عید کے ساتھ اس کا واجب ہونا خلیل اللہ کی یادگار کے طور پر جاری ہوا اور کتاب اللہ اور سنت رسولؐ کے نصوص قطعیہ میں اس کو واجبات اسلامی میں سے ایک اہم واجب قرار دیا، جو کہ آج تک مسلمانوں میں رائج ہے اور ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کی قربانی مکہ کے ساتھ مخصوص نہیں جیسا کہ عصر حاضر کے بعض ملاحدہ اور مادیت پرست کہتے ہیں کہ قربانی مکہ مکرمہ میں حجاج کی مہمانی کے ساتھ مخصوص ہے اور عبادت نہیں ہے۔ ایسا سمجھنا یقیناً قرآن وحدیث سے ناواقفیت پر مبنی ہے اگر یہ حجاج کی مہمانی ہی ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نماز عید سے پہلے اور بعد کا فرق حضورؐ نے کیوں کیا؟ اور بارہ ذی الحجہ کے بعد قربانی سے حضورؐ نے منع کیوں کیا؟ کیا حجاج نماز عید سے قبل مکہ میں نہیں ہوتے اور بارہ کے بعد جب سب واپس چلے جاتے ہیں؟ اگر رہتے ہیں اور یقیناً رہتے ہیں تو پھر وہ کونسی بات ہے جس کی وجہ سے پیغمبر خداؐ نے تین دنوں کے ساتھ مخصوص کیا اور مہمانی ہی مقصود تھی تو پھر جانور میں اتنی شرائط حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ نے بیان فرمائی ہیں ان کی کیا ضرورت تھی؟ اور پھر مہمانی کے لئے صرف گوشت تو ناکافی ہے، دیگر اشیاء کی بھی تو ضرورت ہوتی ہے۔ دیگر اشیاء کا ضروری نہ قرار دینا، تین دنوں کے ساتھ مخصوص کرنا۔ جانور میں بہت سی شرائط عائد کرنا اور چند مخصوص جانوروں کی شرط لگانا۔ یہ سب باتیں اس کا تقاضا کرتی ہیں کہ قربانی عبادت عام اور واجب ہے۔ خصوصاً جبکہ حدیث میں صراحتاً موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ہر سال قربانی کی۔ اب اس کے خلاف کرنا یا اس میں تاویلیں نکالنا اور تاویلوں کو اسلام میں گھونسنا بہت ہی بڑی جسارت وحماقت ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ یہ لوگ قربانی کو عبادت ماننے سے کیوں انکار کرتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ جب انسان قوت روحانیہ سے غافل ہو کر مادیت پرستی میں پڑ جاتا ہے اور مادیت ہی کو سب کچھ بیٹھتا ہے تو اللہ رب العزت کی قدرت کاملہ اس کی نظروں سے اوجھل ہوجاتی ہے۔

قربانی کا مقصد محض گوشت کھانا نہیں بلکہ اس کا حقیقی مقصد حکم شرعی کی تعمیل اور سنت ابراہیمی کی یادگار کو تازہ

باقی صفحہ ۲۷ پر

# قربانی کے اہم اور ضروری مسائل

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹا دے تو پہلے یہ دعا پڑھے انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین. ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین. لا شریک له وبذالک امرت وانا اول المسلمین، اللهم منک ولک پھر بسم الله الله اکبر کہہ کر ذبح کرے۔ اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے اللهم تقبله منی کما تقبلت من حبیبک محمد وخلیلک ابراهیم علیهما الصلوة والسلام

مسئلہ نمبر ۱:۔ جس پر صدقۂ فطر واجب ہے۔ اس پر بقر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے۔ اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے۔ تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی اگر دیوے تو بہت ثواب پاوے

(۲) مسافر پر قربانی کرنا واجب نہیں۔

از: مولانا محمد یوسف دہلویؒ

(۳) بقر عید کی دسویں تاریخ سے لیکر بارہویں تاریخ تک قربانی کا وقت ہوتا ہے۔ چاہے جس دن قربانی کرے۔ لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہترین وقت عید کا دن ہے۔ پھر گیارہویں، پھر بارہویں تاریخ

(۴) بقر عید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے۔ جب لوگ نماز پڑھ چکیں تو تب کریں۔ البتہ اگر کوئی گاؤں میں رہتا ہو۔ تو وہاں فجر کی نماز کے بعد بھی قربانی کرنا جائز ہے۔ شہر اور قصبہ کے رہنے والے نماز کے بعد کریں۔

(۵) اگر کوئی شہر کا رہنے والا اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے۔ تو اس کی قربانی نماز سے پہلے بھی درست ہے۔ اگرچہ خود وہ شہر میں کیا موجود ہے۔ لیکن جب قربانی کرنا درست ہوگیا۔ ذبح ہو جانے کے بعد اس کو منگوالے اور گوشت کھا دے۔

مسئلہ ۶:۔ بارہویں تاریخ سورج ڈوبنے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے۔ جب سورج ڈوب گیا تو اب قربانی کرنا جائز نہیں۔

(۷) دسویں سے بارہویں تک جب جی چاہے قربانی کرے چاہے دن میں چاہے رات میں۔ لیکن رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں۔ کہ شاید کوئی رگ نہ کٹے اور قربانی درست نہ ہو۔

(۸) دسویں گیارہویں تاریخ سفر میں تھا۔ پھر بارہویں تاریخ کو سورج ڈوبنے سے پہلے گھر پہنچ گیا۔ یا پندرہ دن کہیں ٹھہرنے کی نیت کر لی۔ تو اب قربانی کرنا واجب ہو گیا اسی طرح اگر پہلے اتنا مال نہ تھا۔ اس لئے قربانی واجب نہ تھی۔ پھر بارہویں تاریخ ڈوبنے سے پہلے کہیں سے مال مل گیا۔ تو قربانی واجب ہے۔

(۹) اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے۔ اگر خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو۔ تو کسی اور سے ذبح کرالے۔ اور ذبح کے وقت وہاں جانور کے قریب کھڑے ہو جانا بہتر ہے۔

(۱۰) قربانی کرتے وقت زبان سے نیت کرنا اور دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ اگر دل میں خیال کر لیا کہ میں قربانی کرتا ہوں۔ اور زبان سے کچھ نہ پڑھا۔ فقط بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دیا تو بھی قربانی درست ہو گئی۔ لیکن اگر یاد ہو تو دعا پڑھنا بہتر ہے۔ جو اوپر بیان کی گئی ہے۔

(۱۱) قربانی فقط اپنی کرنا واجب ہے۔ اولاد کی طرف سے واجب نہیں۔ بلکہ اگر نابالغ اولاد مالدار ہو تب بھی اس کی طرف سے کرنا واجب نہیں۔ نہ اپنے مال میں سے نہ اس کے مال میں سے۔ اگر کسی نے اس کی طرف سے قربانی کر دی تو نفل ہو گئی۔ لیکن اپنے ہی مال میں سے کرے۔ اس کے مال سے ہرگز نہ کرے۔

(۱۲) گائے بھینس، اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں۔ تو بھی درست ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہوگا۔ تو کسی کی قربانی نہ ہوگی۔ نہ اس کی جس کا پورا حصہ ہے۔ نہ اس کی جس کا ساتویں سے کم ہے۔

(۱۳) اگر گائے میں سات آدمیوں سے کم لوگ شریک ہوئے۔ جیسے پانچ آدمی شریک ہوئے۔ یا چھ آدمی شریک ہوئے۔ اور کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہیں۔ تب بھی سب کی قربانی درست ہے۔ اگر آٹھ آدمی شریک ہو گئے تو کسی کی بھی قربانی صحیح نہیں ہوئی۔

مسئلہ ۱۴:۔ قربانی کے لئے کسی نے گائے خریدی اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی مل گیا تو اس کو بھی گائے میں شریک کر لیں گے۔ اور ساجھے میں قربانی کریں گے۔ اس کے بعد کچھ اور لوگ شریک ہو گئے۔ تو یہ درست ہے۔ اور اگر خریدتے وقت اس کی نیت شریک کرنے کی نہ تھی۔ بلکہ پوری گائے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا ارادہ تھا۔ تو اب اس میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے لیکن اگر کسی کو شریک کر لیا تو دیکھنا چاہئے جس نے شریک کیا ہے۔ وہ امیر ہے۔ کہ اس پر قربانی واجب ہے۔ یا غریب ہے جس پر قربانی واجب نہیں۔ اور امیر ہے تو درست ہے اور اگر غریب ہے تو درست نہیں۔

(۱۵) اگر قربانی کا جانور کہیں گم ہو گیا۔ اس لئے دوسرا خریدا پھر وہ پہلا بھی مل گیا۔ اگر امیر آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو ایک ہی جانور کی قربانی اس پر واجب ہے۔ اور اگر غریب آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو دونوں جانوروں کی قربانی اس پر واجب ہوگی۔

(۱۶) سات آدمی گائے میں شریک ہوئے۔ تو گوشت بانٹتے وقت اٹکل سے نہ بانٹیں بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر بانٹیں۔ نہیں تو اگر کوئی حصہ زیادہ کم رہیگا تو سود ہو جائے گا۔ اور گناہ ہوگا۔ البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کر لیا۔ تو جس طرف کلہ پائے یا کھال ہو اس طرف اگر گوشت کم ہو تو درست ہے۔ چاہے جتنا کم ہو۔ جس طرف گوشت زیادہ تھا۔ اس طرف کلہ پائے بھی شریک کئے تو بھی سود ہو گیا۔ اور گناہ ہوا۔

(۱۷) بکری سال بھر سے کم کی نہ ہو۔ جب پورے سال بھر کی ہو تب قربانی درست ہے۔ اور گائے بھینس دو برس سے کم کی درست نہیں۔ پورے دو برس کی ہو چکیں تب قربانی درست ہے۔ اور اونٹ پانچ برس سے کم درست نہیں ہے۔ اور اگر دنبہ یا بھیڑ اتنا موٹا ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ تو ایسے وقت میں چھ مہینے کے دنبے اور بھیڑ کی بھی قربانی درست ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو سال بھر کا ہونا چاہئے۔

(۱۹) جو جانور اندھا ہو، یا کانا ہو۔ ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو یا کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو۔ یا تہائی سے زیادہ کٹ گئی ہو۔ تو اس جانور کی قربانی درست نہیں۔

(۲۰) جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا۔ یا چوتھا پاؤں رکھتا ہے۔ لیکن اس سے چل نہیں سکتا۔ اس کی بھی قربانی درست نہیں۔ اور اگر چلتے وقت پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہو۔ لیکن پھر بھی لنگڑا کر چلتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔

(۲۱) اتنا دبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا بالکل نہ رہا ہو۔ اس کی قربانی درست نہیں۔ اور اگر اتنا دبلا نہ ہو تو اس کے دبلے ہونے سے کوئی حرج نہیں اس کی قربانی درست ہے۔ لیکن موٹے تازے جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔

(۲۲) جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں۔ اس کی قربانی درست نہیں۔ اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گر گئے ان سے زیادہ باقی ہیں۔ تو اس کی قربانی درست ہے

(۲۳) جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں اس کی بھی قربانی درست نہیں ہے۔ اور اگر کان تو ہیں بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے

(۲۴) جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ ہی نہ تھے۔ یا سینگ تو تھے لیکن ٹوٹ گئے۔ اس کی قربانی بھی درست ہے البتہ اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو درست نہیں۔

(۲۵) خصی یعنی بدھیا بکرے کی یا مینڈھے کی قربانی درست ہے۔ جس جانور کے خارشت ہو اس کی بھی قربانی درست ہے۔ البتہ اگر خارشت کی وجہ سے بالکل لاغر ہو گیا۔ تو درست نہیں۔

(۲۶) اگر جانور قربانی کے لئے خرید لیا ہو۔ تب کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا۔ جس سے قربانی درست نہیں تو اس کے بدلے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے۔ ہاں اگر غریب آدمی ہو۔ جس پر قربانی کرنا۔ واجب نہیں تو اس کے لئے درست ہے کہ وہی جانور قربانی کرے

(۲۷) قربانی کا گوشت آپ کھاوے۔ اپنے رشتے ناطے کے لوگوں کو دے۔ اور فقیروں اور محتاجوں کو خیرات کرے۔ اور بہتر یہ ہے کہ کم سے کم تہائی حصہ خیرات کرے خیرات میں تہائی سے کمی نہ کرے۔ اگر کسی نے تھوڑا ہی گوشت خیرات کیا۔ تو بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

(۲۸) قربانی کی کھال یا تو یوں ہی خیرات کر دے۔ اور یا بیچ کر اس کی قیمت خیرات کر دے۔ وہ قیمت ایسے

لوگوں کو دے جن کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور قیمت میں جو پیسے ملے ہیں۔ بعینہٖ وہی پیسے خیرات کرنے چاہئیں اگر وہ پیسے کسی کام میں خرچ کر ڈالے اور اتنے ہی پیسے اور اپنے پاس سے دے ڈالے تو یہ بری بات ہے۔ مگر ادا ہو جائیں گے

(۲۹) اس کھال کی قیمت کو مسجد کی مرمت یا کسی اور نیک کام میں لگانا درست نہیں۔ خیرات ہی کرنا چاہئیے۔

(۳۰) اگر کھال کو اپنے کام میں لاوے اس کی جیسے چھلنی بنوالی۔ یا مشک ڈول یا جانماز بنوالی یہ بھی درست ہے۔

(۳۱) گوشت یا چربی یا چھیچھڑے قصائی کو مزدوری میں نہ دیوے۔ بلکہ مزدوری کا اپنے پاس سے الگ دیوے۔

(۳۲) قربانی کی رسی جھول وغیرہ سب چیزیں خیرات کر دے۔

(۳۳) کسی پر قربانی واجب نہیں تھی لیکن اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا۔ اب اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہو گئی۔

(۳۴) کسی پر قربانی واجب تھی۔ لیکن قربانی کے تینوں دن گزر گئے۔ اور اس نے قربانی نہیں کی۔ تو ایک بھیڑ یا بکری کی قیمت خیرات کر دے۔ اگر بکری خرید لی تو وہی بکری بعینہٖ خیرات کر دے۔

(۳۵) جس نے قربانی کرنے کی منت مانی پھر وہ کام پورا ہو گیا۔ جس کے واسطے منت مانی تھی۔ تو اب قربانی کا کرنا واجب ہے۔ چاہے مالدار ہو یا نہ ہو اور منت کی قربانی کا سب گوشت فقیروں کو خیرات کر دے۔ نہ آپ کھائے نہ امیروں کو دے۔ جتنا آپ کھایا یا امیروں کو دیا اتنا ہی پھر خیرات کرنا پڑے گا۔

(۳۶) اگر اپنی خوشی سے مردے کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرے۔ تو اس کے گوشت سے خود کھانا کھلانا اور بانٹنا سب درست ہے۔ جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے:

(۳۷) لیکن اگر کوئی مردہ وصیت کر گیا کہ میرے ترکے میں سے میری طرف سے قربانی کی جاوے۔ اور اس کی وصیت پر اسی کے مال سے قربانی کی گئی۔ تو اس قربانی کے تمام گوشت وغیرہ کا خیرات کر دینا واجب ہے۔

(۳۸) اگر کوئی شخص یہاں موجود نہیں اور دوسرے شخص نے اس کی طرف سے بغیر اس کے امر کے قربانی کر دی۔ تو یہ قربانی بھی صحیح ہوئی۔ اور کسی جانور میں کسی غائب کا حصہ بدون اس کے امر کے تجویز کر لیا۔ تو اور حصہ داروں کی قربانی بھی صحیح نہ ہو گی۔

(۳۹) اگر کوئی جانور کسی کو حصہ پر دیا ہے۔ تو یہ جانور اس پرورش کرنے والے کی ملک نہیں ہوا۔ بلکہ اصل مالک ہی کا ہے۔ اس لئے اگر کسی نے پالنے والے سے خرید کر قربانی کر دی تو قربانی نہیں ہوئی۔ اگر ایسا جانور خریدنا ہو تو اصل مالک سے جس نے حصہ پر دیا ہے۔ خرید کر لیں۔

مسئلہ ۴۰:۔ اگر ایک جانور میں کئی آدمی شریک ہوں۔ اور وہ سب گوشت کو آپس میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ یکجا ہی فقراء و احباب کو تقسیم کرنا۔ یا پکا کر کھلانا چاہیں۔ تو بھی جائز ہے۔ اگر تقسیم کریں گے تو اس میں برابری ضروری ہو گی۔

(۴۱) قربانی کی کھال کی قیمت کسی کی اجرت میں دینا جائز نہیں۔ کیونکہ اس کا خیرات کرنا ضروری ہے۔

(۴۲) قربانی کا گوشت کافروں کو بھی دینا جائز ہے۔ بشرطیکہ اجرت میں نہ دیا جائے۔

(۴۳) اگر کوئی جانور گابھن ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ پھر اگر بچہ بھی زندہ نکلے اس کو بھی ذبح کر دے۔

●●

HB
TRUSTABLE MARK
Hameed
معیاری زیورات کا مرکز
حمید برادرز جیولرز
شاہراہ عراق صدر کراچی
فون: ۵۲۵۴۵۴ ، ۵۲۱۵۰۳

امیرالمومنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی صاحبزادی کی عید

# حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بچوں کی عید

حضرت عمر بن عبدالعزیز رشتہ میں خلیفۂ ثانی حضرت عمر بن خطاب کے نواسے تھے عدل و مساوات کے پیکر۔ حضرت امیرالمومنین عمر بن عبدالعزیز کے گھر کی حالت یہ تھی کہ بیوی کے زیورات لے کر بیت المال میں جمع کر دیئے خود معمولی قسم کا کپڑا استعمال کرتے بچوں کو بھی معمولی قسم کا لباس دیتے آج جب ہمارے ہاں عید آتی ہے تو معمولی خان و سردار کے گھر میں کتنا خرچ ہوتا ہے وزراء اور صدر وزیراعظم کے اخراجات کا تو کوئی حساب ہی نہیں ان کے حساب کر کون سکتا ہے۔

آیئے عید کی مناسبت سے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بچوں کی عید اور خلیفۂ وقت کا عمل دیکھئے۔ عید کی تیاریاں شروع تھیں بچے اور بچیاں عید کی تیاریوں میں مصروف تھے اتنے میں اچانک عمر بن عبدالعزیز کے بچے گھر سے باہر نکلتے ہیں بچوں کو اس حالت میں دیکھ کر جلدی جلدی گھر واپس ہوتے ہیں جلدی میں دروازہ کھولتے ہیں اور سیدھے ان کی والدہ کے پاس چلے جاتے ہیں نو عمر بچوں کو دیکھ کر والدہ سوال کرتی ہے بچو کیا بات ہے بچے کہتے ہیں امی جان ہم نے باہر دیکھا ہے کہ عام بچے عید کی تیاریوں میں مصروف ہیں ہم ہی ہیں کہ عید کی تیاریاں نہیں کرتے نہ تو ہمارے لئے کپڑے ہیں نہ ہی نئے جوتے ہیں نہ ہی کوئی کھیل کود کا سامان ہے امی جان ہمارے لئے کچھ تو ہونا چاہئے خلیفہ کے بچے ہیں دوسرے بچے ہمارے ساتھ مذاق کریں گے والدہ بچوں کو تسلی دیتی ہے بچو ذرا صبر کرو جب آپ کے ابو جان گھر واپس آئیں گے میں آپ کی باتیں ان کے سامنے بیان کروں گی امید ہے کہ آپ کے مطالبات منظور ہی کر لئے جائیں گے اور آپ کے ابو جان فوراً آپ کے لئے کپڑے خرید کر لائیں گے بچے عرض کرتے ہیں امی جان ابو کو بلا کر لائیں امی کہتی ہے بچو امیرالمومنین خود ہی ابھی آنے جاتے ہیں ماں اور بچوں کے درمیان ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ امیرالمومنین تشریف لے آئے بیوی نے دبی آواز میں کہا کہ عید آ رہی ہے عید کے دن تمام امت کے بچے اور بڑے اور بوڑھے جوان سب ہی نئے کپڑے پہنے ہوں گے امیرالمومنین کے بچوں کے پاس کوئی نیا لباس نہیں جناب امیر! بچے اصرار کرتے ہیں کہ پرانے کپڑے پہن کر ہم عید کی نماز کے لئے نہیں جائیں گے امیرالمومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ فاطمہ مجھے دنیا میں کوئی چیز اپنے بچوں سے پیاری نہیں ہے میرے پاس جو کچھ ہے تجھے معلوم ہے اس کے علاوہ عام لوگوں کی ذمہ داریاں کا بھاری بوجھ بھی میرے سر ہے میں اپنے عمل سے اپنے اعمال

مولانا قاضی محمد اسرائیل ۔ مانسہرہ

کو صحیح طریقے پر چلاتا ہوں آج جو عزت آپ کو نظر آتی ہے یہ عزت اسوۂ رسول کریمؐ پر چلنے کی وجہ سے ہے اگر ایک لمحہ بھی سنت رسولؐ سے ہم ہٹ گئے تو ہماری ساری عزت ختم ہو جائے گی فاطمہ میں بنو امیہ کے مظالم کو ابھی تک ختم نہیں کر سکا کامیابی و کامرانی اسی میں ہے ہم سب سادگی سے زندگی بسر کریں جس طرح ایک غریب آدمی زندگی بسر کرتا ہے بیوی نے کہا امیرالمومنین آپ تو درست فرماتے ہیں مگر بچے تو اس بات کو نہیں مانتے وہ تو کہتے ہیں کہ نیا کپڑا ضروری ہو اگرچہ معمولی ہی ہو آپ اس طرح کریں معمولی سا کپڑا بچوں کے لئے خرید ہی لیں اچھا.......... میں ابھی بیت المال کے خزانچی کو خط لکھتا ہوں کہ میری اس ماہ کی تنخواہ پہلے ہی ادا کر دی جائے تاکہ میں اپنے بچوں کے لئے کپڑے و دیگر ضروری سامان خرید لوں وہ پاک دور تھا بیت المال کے خزانچی بھی علم دین و اسلام سے پوری طرح واقف ہوا کرتے تھے امانت و دیانت تو خداوند کریم نے ان کے اندر مکمل طور پر جمع کی ہوئی تھی امیرالمومنین کا رقعہ خزانچی کو ملا تو بڑی توجہ سے پڑھا اور رقعے کی پشت پر لکھا جناب امیرالمومنین آپ کے حکم سے انکار نہیں کیا جا سکتا مگر میں کیا کروں مجھے تو زندگی پر اعتماد نہیں شاید آپ پورا مہینہ خلافت نہ کر سکیں موت آ جائے اور آپ دنیا سے چلے جائیں تو یہ آپ پر بیت المال کا قرض ہو گا میں نہیں چاہتا کہ آپ دنیا سے چلے جائیں تو آپ پر بیت المال کا قرض ہو۔ ہاں اگر آپ اس بات کی ضمانت دیں تو میں پیشگی تنخواہ ادا کر دوں گا مگر اس بات کی ضمانت آپ کے پاس نہیں ہے۔ جب امیرالمومنین کو خزانچی کی طرف سے یہ جواب ملا پڑھ کر فرمایا بارک اللہ فاطمہ تم نے خزانچی کا خط پڑھ لیا خزانچی نے جو کچھ لکھا صحیح لکھا اور اللہ جزائے خیر عطا کرے مجھے خزانچی نے بہت بڑی غلطی سے بچا لیا جب خلیفہ کی بیوی نے جواب سن لیا تو پھر اپنے ہاتھوں سے اپنے بچوں کے پرانے کپڑے دھو کر پہنائے یہ عالم تھا امیرالمومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز کے گھر کا کہ عید پر بچے پرانے کپڑے استعمال کرتے ہیں اگر یہ ہی حالت ہمارے عزیز ملک کے حکمرانوں کی ہو جائے تو ہمارا عزیز ملک ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں شامل ہو جائے مگر یہ حالت ہونی مشکل نظر آتی ہے اس لئے کہ ہمارے ملک کے حکمرانوں کی ایک عید پر جو خرچ ہوتا ہے وہ پہلے مسلمان خلفاء کے پورے سال کا خرچ ہوا کرتا تھا اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں بھی ایسا مسلمان حکمران نصیب کرے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو سادگی سے اسلام کے مطابق عید کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

## امیرالمومنین حضرت علی کی بیٹی کی عید

مسلمانوں کی زندگی کا ہر لمحہ اور ہر منٹ خدا اور رسولؐ خدا کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق بسر ہوتا ہے۔ مسلمان کی

یہ شان ہے کہ اپنے حق کو تو دوسرے کو چھوڑ دیتا ہے مگر دوسرے کے حق کی طرف کبھی اپنے ہاتھوں کو لمبا نہیں کرتا۔ مسلمانوں نے ہمیشہ عدل و مساوات کو قائم رکھا ہے۔ جب تک مسلمان عدل و مساوات پر قائم تھے تو پوری دنیا پر ان کا رعب اور دبدبہ طاری تھا۔ مسلمانوں کا نام سن کر کفار کانپ جاتے تھے۔ اپنے شہروں اور گھروں کو چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے وہ آرام کرتے تھے تو شیر ان کی حفاظت کیا کرتے تھے مسلمانوں کی جماعت میں سے اگر کوئی شخص پیچھے رہ جاتا تو شیر اس کو اپنے کاندھوں پر اٹھا کر لشکر تک پہنچایا تھا مسلمان جب جنگل میں رات بسر کرنے کا ارادہ کرتے تو تمام جنگل کے جانور ان کی ایک آواز کی وجہ سے وہاں سے بھاگ جاتے۔ آج مسلمانوں کی تعداد تو بہت زیادہ ہے مگر مسلمان نام کا مسلمان بنتا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ماضی کو ہمیشہ یاد رکھیں مسلمانوں کا ماضی سنہری کارناموں سے بھرا ہوا ہے ان کے مثالی کارنامے آج بھی دنیا میں مثال کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کے گھروں میں اگر کوئی خوشی کا موقع آئے تو وہ بھی اپنے نبی کے طریقہ کے مطابق ہونا چاہیئے اگر کوئی غمی کا وقت آئے تو وہ بھی اپنے نبی اقدسؐ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق بسر ہونا چاہیئے مسلمان نہ تو خوشی میں اتنا مست ہوتا ہے کہ اس کو خدا اور رسولؐ بھی یاد نہ رہیں اور نہ غم میں اتنا زیادہ پڑتا ہے کہ خدا اور رسولؐ کے بتائے طریقے چھوڑ دے۔

ہم اپنا اور قارئین کرام کا ایمان تازہ کرنے کیلئے خلیفۂ چہارم داماد رسولؐ اور صہر حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت سیدنا علیؓ کے دور خلافت کا عجیب اور مثالی واقعہ پیش کرتے ہیں۔

حضرت سیدنا علی ابن ابی طالبؓ کے دور خلافت میں حضرت علی بن ابی رافعؓ وزیر مال تھے ایک دن وزیر مال حضرت علی بن ابی رافعؓ کے پاس خلیفۂ چہارم حضرت علیؓ کی لڑکی آئی اور حضرت ابن ابی رافعؓ سے کہا

لڑکی :۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے پاس جو مال ہے اس میں ایک موتیوں کا ہار ہے۔

ابن ابی رافع :۔ جی ہاں موتیوں کا ہار ہے۔

لڑکی :۔ میں چاہتی ہوں کہ اس ہار کو عید کے دنوں میں پہنوں اور بعد میں آپ کو واپس کر دوں۔

ابن ابی رافعؓ :۔ تین دنوں کے بعد ہار کو واپس کر دینا۔

لڑکی :۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ تین دن کے بعد واپس کر دوں گی۔

ابن ابی رافعؓ :۔ یہ ہے ہار لے لیجئے۔

لڑکی نے ہار لے لیا اور عید کے دن زینت کے لئے استعمال کیا۔ حضرت علیؓ نے اس ہار کو اپنی لڑکی کے گلے میں دیکھ لیا۔

حضرت علیؓ :۔ اے میری لڑکی یہ ہار کہاں سے لائی ہے؟

لڑکی :۔ میں نے یہ ہار وزیر مال ابن ابی رافع سے لیا ہے تین دن کے بعد میں اس ہار کو واپس کر دوں گی۔

حضرت علیؓ کو بہت غصہ آیا ابن ابی رافع کی طرف ایک آدمی بھیجا جب حضرت ابن ابی رافعؓ آئے تو حضرت علیؓ نے ابن ابی رافع سے کہا۔

حضرت علیؓ :۔ اے ابن ابی رافع کیا تو مسلمانوں کے مال میں خیانت کرتا ہے؟

ابن ابی رافعؓ :۔ اللہ پاک کی میں پناہ مانگتا ہوں میں مسلمانوں کے مال میں خیانت نہیں کرتا۔

حضرت علیؓ :۔ آپ نے میری لڑکی کو میری اجازت اور تمام مسلمانوں

باقی صفحہ ۲۶ پر

# قربانی کا پس منظر اور اس کی اہمیت

تحریر: محمد اشرف
متعلم جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن

یہ مہینہ ذی الحجہ کا ہے۔ اس میں بڑی خیر و برکت ہے۔ اس کے عشرہ اوّل میں نیک اعمال کا ثواب بہت ہی زیادہ ہے۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں۔ اس عشرہ کے نو دن میں روزہ رکھنے کی نسبت حضرت حفصہؓ بنت حضرت فاروق اعظمؓ فرماتی ہیں کہ جناب سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم چار باتوں کو ترک نہیں فرماتے تھے۔ عشرہ محرم کا روزہ، عشرہ ذی الحجہ کے نو روزے، ہر ماہ کے تین روزے اور فجر کی سنتیں۔

یوم عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا دن سال کے تمام دنوں سے افضل ہے۔ اس دن روزہ رکھنا سنت ہے۔ جو کہ ایک برس گذشتہ اور ایک برس آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جہاد اور قربانی قوموں کی زندگی اور تعمیر ملت کا سرمایہ ہیں۔ قربانی نام ہے اللہ سے نزدیکی کا۔ اور قربانی وہ ہے۔ جس کے ذریعہ ہم اللہ کے نزدیک ہوں۔ پس قربانی کے معنی ہوئے اللہ کی رضامندیوں میں اپنے آپ کو اس کے نزدیک کرنا۔ اور اس کے خاص بندوں میں شامل ہو جانا۔

اضحیٰ کے معنی ہیں قربانی اور قربان کا دن پس دس ذی الحجہ کو جو عید مسلمان مناتے ہیں۔ اسے عید الضحیٰ کہا جاتا ہے۔ قربانی کا پس منظر یہ ہے کہ جب حضرت اسماعیلؑ سن بلوغت کو پہنچے تو حضرت ابراہیمؑ اپنی ضعیف اہلیہ اور لخت جگر کو دیکھنے کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ وہاں آٹھ ذی الحجہ کی شب آپ کو خواب میں غیب سے آواز سنائی دی "اے ابراہیمؑ اللہ کے نام پر اپنے بیٹے اسماعیل (علیہ السلام) کو ذبح کر دو" صبح آنکھ کھلی تو پریشان تھے۔ کہ آیا یہ خواب منجانب اللہ ہے یا کوئی شیطانی چال ہے۔ پورا دن شک کی حالت میں گزر گیا۔

آٹھ ذی الحجہ کو اس حوالے سے "یوم الترویہ" یعنی شک کا دن کہا جاتا ہے۔ نویں ذی الحجہ کو پھر وہی خواب نظر آیا۔ صبح ہوئی تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہ وسوسہ شیطانی نہیں۔ بلکہ وحی ربانی ہے۔ جس کی تعمیل ضرور کرنی چاہئے۔ لہٰذا نویں ذی الحجہ کو "یوم عرفہ" یعنی علم و عرفان کا دن کہا جاتا ہے۔ دس ذی الحجہ کی شب تیسری بار وہی خواب نظر آیا۔ اور اس دن کو یوم النحر یعنی قربانی کا دن کہا جاتا ہے۔

لہٰذا جلیل القدر باپ حضرت ابراہیمؑ اور بطل جلیل حضرت اسماعیلؑ دونوں حکم الٰہی کے مطابق برضا و رغبت تیار ہو گئے۔ حضرت ابراہیمؑ نے چھری چلائی خلیل اللہ بن گئے۔ اور حضرت اسماعیلؑ پر چھری چلی وہ ذبیح اللہ بن گئے۔ حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ اور حضرت اسماعیلؑ ذبیح اللہ کا یہ وہ عظیم الشان کارنامہ ہے۔ کہ جس کی نظیر نہیں۔ یہ وہ کارنامہ ہے۔ جو محبت و رضا جوئی کا آخری درجہ ہے۔ اس کے بعد عبدیت و محبت الٰہی کا کوئی درجہ ممکن نہیں۔ اور جس کے سامنے دنیا کی نیاز مندیاں، بندگیاں اور عبدیتیں ہیچ ہیں۔

یہ وہ عظیم الشان کارنامہ ہے کہ خدائے ذوالجلال نے اسے "ذبح عظیم" سے موسوم فرمایا ہے۔ اور قرآن کریم کے ان الفاظ کا بلیغانہ مطلب علامہ سید عبدالمجید شاہ ندیم مدظلہ نے فرمایا ہے کہ یعنی اس سے مراد اتنی بڑی قربانی ہے کہ جس کو تا قیام قیامت جاری رہنا ہو۔ مسند احمد اور ابن ماجہ کے مطابق چند صحابہ کرامؓ نے آپؐ سے دریافت کیا کہ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان قربانیوں کی حقیقت کیا ہے؟" آپؐ نے فرمایا کہ "تمہارے جد امجد حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے" صحابہؓ نے عرض کیا ہمارے لئے اس میں کیا اجر ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ان کے ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے۔"

خلیفہ چہارم امیر المومنین حضرت علیؓ، ابو سعید خدریؓ اور عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خاتون جنتؓ سے فرمایا کہ "اوّل قطرہ خون جو قربانی کے جانور سے زمین پر گرتا ہے۔ اس کی وجہ سے جو گناہ بندے نے کئے ہیں بخش دیا جاتا ہے۔ قیامت کے دن قربانی کا گوشت اور چمڑا نیکی کے پلڑا میں رکھا جائے گا۔ اور اس کا وزن ستر حصہ نیکیوں کو بڑھائے گا۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فضیلت خاص اہلبیت کے واسطے ہے۔ یا سب مسلمانوں کے لئے؟ آپؐ نے فرمایا اس نعمت میں سب مسلمان شریک ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ابن آدم کا کوئی عمل یوم النحر کے دن خون جاری کرنے سے بہتر نہیں۔ اور تحقیق ذبح کیا ہوا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا۔ یعنی پل صراط پر سواری بنے گا۔ اور بے شک قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں مقبول ہو جاتا ہے۔ بس اس سے دل خوش کرو۔"

نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ جو لوگ استطاعت رکھتے ہوئے قربانی نہ کریں۔ وہ ہماری صف میں نہ آئیں اس ارشاد سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سنت ابراہیمیؑ کی کیا اہمیت ہے۔

خاتم النبیین حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص باوجود مقدرت کے قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔ حضرت ابن عمرؓ سے حدیث منقول ہے کہ جس نے عید کی نماز امام کے ساتھ ادا کی اس کو دس ہزار نیکیوں کا ثواب عطا ہوتا ہے۔ اور جس نے خطبہ سنا تو ہر کلمہ پر غلام آزاد کرنے کے ثواب کا حق دار ہوگا۔

اس قربانی کا مقصد اصل میں صرف جانور ذبح کرنا نہیں بلکہ خداوند قدوس کو تو قربانی کرنے والے کے

تقویٰ اور پرہیزگاری کی ضرورت ہے۔ مسلمان جو کہ خداوند قدوس کا سپاہی ہے۔ اس پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے اندر جہاد کی اسپرٹ قائم رکھے۔ اور اس اسپرٹ کو قائم رکھنے کے لئے قربانی کا حکم دیا گیا ہے۔ مسلمان کو اپنے سارے وجود کو ایسے افعال اور خیالات سے بچانا چاہیے جو کہ خداوند تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہے۔ قربانی جس میں حضرت ابراہیمؑ کی سیرت کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک عملی یادگار ہے۔ جو اس لئے قائم کی گئی ہے کہ ہر مسلمان کے گھر میں ہر سال اس نمونے کی زندگی کا سبق تازہ ہو جائے یعنی ہر مسلمان کے اندر قربانی کی وہی روح اور خدا کے ساتھ محبت اور وفاداری کی وہی شان پیدا ہو جائے جس کا مظاہرہ حضرت خلیل اللہؑ نے اپنی زندگی میں فرمایا تھا۔ کوئی تعصب، کوئی دلچسپی، کوئی ذاتی مفاد کوئی دباؤ، کوئی لالچ، کوئی خوف یا نقصان غرض اندر کی کوئی کمزوری اور باہر کی کوئی قوت ایسی نہ ہو جو ایک مسلم مجاہد کو راہ حق سے ہٹا سکے۔ ایسے ہر تعلق کو قربان کر دینا آسان ہو۔ مگر جو تعلق اسے خدا کے ساتھ ہو۔ اسے قربان کر دینا کسی طرح بھی ممکن نہ ہو۔ یہی قربانی کی اصل حقیقت ہے۔ اگر اسلام کو مالی قربانی کی ضرورت پڑے تو مال قربان کر دینا چاہیئے۔ اور اگر جانی قربانی کی ضرورت پڑے تو جان قربان کر دی جائے۔ کیوں کہ یہی ایک مسلمان مجاہد کا طرہ امتیاز ہے۔ خدا ہم سب کو اپنے احکام پر چلنے کی توفیق دے۔

**بقیہ: بزم**

رسالت کے لئے مسلمانوں نے کبھی جان مال دینے سے دریغ نہیں کیا اور تاریخ گواہ ہے کہ شاتم رسولؐ کو مسلمانوں نے ہمیشہ جہنم داصل کیا ہے حکومتِ پاکستان شاتم رسول کے لئے سخت سزا مقرر کرے تا کہ کوئی اور رشدی پیدا نہ ہو۔

**بقیہ: نونہالان**

- اپنی سستی اور کاہلی میں خدا کو شامل نہ کرو۔
- عیب دار چیز فروخت کرنے والا ہمیشہ اللہ کے غضب میں مبتلا رہتا ہے۔

# ارشادات حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوریؒ

اب سے اسّی سال قبل قرآن پاک پڑھانے والے مدرسین سے خطاب!

حق تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنا احسان جتلایا ہے۔ مومنین پر۔ ہم نے تم پر احسان کیا ہے کہ تم میں سے ہم نے رسول بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث فرمانے کو مومنین پر احسان فرما رہے ہیں۔ احسان کسی بڑی شے کا جتلایا جاتا ہے۔ حضورؐ کیا لیکر آئے؟ وہ قرآن پاک ہے۔ اس کے آگے فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تم کو سناتے ہیں۔ تم کو تعلیم دیتے ہیں) گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف کی تعلیم دینے کو مبعوث فرمایا تو وہ نعمت جس کو حضورؐ لے کر آئے۔ اور جس کا احسان جتلاتے ہیں۔ وہ یہی قرآن پاک ہے۔ اسی کی نسبت فرمایا اگر اسے پہاڑوں پر نازل فرماتے تو وہ دب اور پھٹ جاتے۔ یہ اس کا اثر ہے۔ اگر اس کو آنکھوں پر رکھو تو آنکھوں کو ٹھنڈک ہو۔ سر اور سینہ پر رکھو تو راحت و سرور ہو۔ تو جن سینوں میں حق تعالیٰ نے اس کتاب کو رکھ دیا تو ان میں کیا برکت ہوگی۔

جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی نعمت دی۔ اور وہ یوں سمجھے کہ مجھ سے زیادہ دنیا میں اور کسی کو نعمت ملی ہے۔ تو اس نے گویا قرآن کی قدر نہیں کی۔ اگر کوئی تمام دنیا کی سلطنت کسی کو قرآن کے بدلے میں دینا چاہے تو اس کی قدر یہ ہے کہ وہ اس پر تھوک دے۔ اس نعمت کا شکر یہ ہے کہ تم کو گر انہ ملے فقر و فاقہ کرو۔ اور اس نعمت پر شاد رہو۔

جو نعمت تم کو ملی ہے۔ وہ دوسروں تک پہنچاؤ اور اس کی اشاعت کرو۔ دنیا کی نظروں میں شیخ، سید، پٹھان کو شریف سمجھتے ہیں۔ اور تیلی جولاہا کو ذلیل۔ لیکن حق تعالیٰ کے یہاں شرافت شیخ سید ہونے میں نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر دنیا کے اندر شریف وہ ہے۔ جو قرآن سیکھے اور سکھانے والا ہو۔ اس کا شکریہ یہ ہے کہ اس کو سکھائے و پھیلا دے، اس قرآن کو سکھانے کا بدلہ دس پانچ، پچاس تو کیا دنیا و آخرت بھی اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ اب حالت یہ ہے کہ محنت کر کے قرآن حفظ کیا ہے۔ اور دس پانچ کی نوکری تلاش کرتے ہیں۔ جتنے علم دین ہیں وہ سب قرآن پر قائم ہیں۔ الفاظ قرآن کی بدولت سارے علوم قائم ہیں۔ اگر خدانخواستہ الفاظ قرآن نہ رہیں۔ تو تمام علوم منہدم ہو جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ توریت و انجیل کا پتہ نہیں۔ کیوں کہ ترجمہ کر کے اصل کا خیال نہ رکھا گیا۔ اس نعمت کا شکر یہ ہے کہ فاقہ سے جان جائے۔ لیکن اس کو پھیلاؤ۔ کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاؤ۔ اپنی نیت درست رکھو۔ صرف اللہ کی رضا اس کی قیمت ہے۔ قرآن کی تعلیم کا پھیلانا اسی لئے ہو۔ کہ اللہ راضی ہو جائے۔ اگر بھوک کی وجہ سے مرنا ہوتا۔ تو بادشاہ نہ مرتے۔ وقت پر سب کی موت ہوتی ہے۔

اب حالت یہ ہے کہ بہت سے لوگ کہتے ہیں۔ کہ اللہ کے واسطے پڑھاتے ہیں۔ اور پانچ روپے میں گذارا کرتے ہیں۔ لیکن جہاں کسی نے سات روپے کی امید دلائی۔ تو فوراً چھوڑ بھاگے۔ اور یہ نہ سوچا کہ اتنے دنوں میں یہ کام چلا ہے۔ اس کا اب انجام کیا ہوگا۔ پڑھانے کا کام اللہ کے واسطے کرو۔ اب اللہ تعالیٰ بندوں کے ذریعے روزی پہنچا دیں۔ تو یہ اس کا انعام ہے۔ اس کو تنخواہ نہ سمجھو۔ جیسے مجاہد اللہ کے لئے جان دیتا ہے۔ اگر شہادت نہ ملی تو مال غنیمت مل گیا۔ تو غازی کہلاتا ہے۔ لیکن اگر غنیمت کے لئے جہاد کیا ہے۔ تو شہید ہونے پر بھی شہادت کا شرف نہیں ملتا۔ اخلاص کا ہونا ضروری ہے بلا اخلاص ایسا ہی ہے۔ جیسے خنزیر کو موتیوں کا ہار پہنانے کی مثال ہے۔

# ربوہ پر بہائی یلغار اور قادیانی لیڈروں کی بدحواسیاں

## ربوہ میں بہائی مذہب کے اثرونفوذ نے قادیانی قائدین کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔

**تحریر: جناب عبدالکریم صاحب**

ختم نبوت (اشاعت ۲۶ مئی تا ۸ جون) میں جناب سلیم الحق صدیقی نے اپنے مضمون "تقسیم ہند اور قادیانی" کے شروع میں بتایا ہے کہ ایران میں سید علی محمد باب نے مہدی ہونے کا اور بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ پہلے کیا تھا اور ان کے چالیس سال بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی ان کی تقلید میں یہی دعوے کر دیئے۔ جناب سلیم الحق صدیقی صاحب کی بات میں خاصا وزن ہے مجھے حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کا کتابچہ "شیخ بہاء اللہ اور مرزا" یاد آ گیا اس کتابچہ میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے یہی ثابت کیا تھا کہ مرزا صاحب نے اپنے دعوؤں میں شیخ بہاء اللہ ایرانی کی تقلید کی ہے بعد میں میں نے اپنے طور پر دونوں مذاہب کا مطالعہ کیا تو حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کے موقف کی تصدیق ہوتی چلی گئی۔ بہائی اور قادیانی مذاہب کے چند نکات قارئین ختم نبوت کے علمی ذوق کی نذر کرتا ہوں۔

۱: بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا مرزا صاحب نے بھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

۲: بہاء اللہ نے افضل الانبیاء ہونے کا دعویٰ کیا مرزا نے بھی اعلان کر دیا کہ میرا قدم اس منارہ پر ہے جس پر تمام بلندیاں ختم ہیں۔ (خطبہ الہامیہ) آسمان سے بہت سے تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا (حقیقۃ الوحی)

۳: بہاء اللہ نے جابجا دعویٰ کیا ہے کہ وہ تمام نبیوں کا موعود ہے مرزا نے بھی اعلان کر دیا کہ میں وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص ۵۱)

۴: بہاء اللہ نے کتاب ایقان میں جامعیت انبیاء کا تصور پیش کیا ہے مرزا صاحب نے اسے بھی خود پر یوں چسپاں کر دیا

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

۵: بہاء اللہ نے اسلامی جہاد کو منسوخ کر کے اپنی شریعت کا اعلان کیا ..... مرزا صاحب نے بھی جہاد کو منسوخ کیا کبھی حرام کیا کبھی ملتوی کیا بس اک تماشا سا کئے رکھا۔

۶: بہاء اللہ نے اپنے دور کو عکس ربوبیت لیلۃ القدر اور قیامت سے تعبیر کیا مرزا صاحب نے بھی بعینہٖ اپنے دور کو لیلۃ القدر اور قیامت سے تعبیر کیا اور عکس ربوبیت میں تو اتنی نقل کی کہ جو آیت بہاء اللہ نے کتاب ایقان کے ص ۹۴ پر اپنی صداقت کی دلیل میں پیش کی وہی آیت مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی ص ۲۱۵ پر اپنی صداقت میں پیش کر دی فرق صرف اتنا ہے کہ مرزا صاحب نے آیت کی املا غلط درج کی ہے۔

۷: بہاء اللہ کے لئے کلمات بہاء اللہ صفحہ ۴۴ پر سلطان الاقلام کے الفاظ آئے ہیں مرزا صاحب نے کئی برس بعد اعلان کیا کہ مجھے خدا نے سلطان القلم بنایا ہے۔

۸: بہاء اللہ نے اپنے دور کی میعاد ایک ہزار سال بیان کی مرزا صاحب نے بھی اپنے دور کی میعاد ایک ہزار سال بیان کر دی۔

۹: بہاء اللہ کے لئے خالق اشیاء کے الفاظ آئے تو مرزا صاحب بھی مقام کن فیکون پر فائز ہو گئے۔

یہ صرف چند مثالیں ہیں ورنہ مرزا صاحب

### مضامین نگار حضرات توجہ فرمائیں

بعض حضرات ایسے مضامین ارسال کرتے ہیں۔ جو صاف لکھے ہوئے نہیں ہوتے۔ ایسے ہی نظمیں میں بھی بے تکی موصول ہوتی ہیں۔ ان دوستوں کا اصرار ہوتا ہے۔ ہمارا مضمون ضرور شائع کیا جائے ورنہ واپس کر دیا جائے۔ ان دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہی مضمون قابل قبول ہوں گے۔ جو صاف اور خوشخط لکھے ہوئے ہوں گے اور معیاری ہوں گے۔ خبریں اور بزم اور نونہالان کے صفحے کیلئے بھی یہی تو ہے۔ اگر معیاری اور صاف مضامین موصول نہ ہوئے تو انہیں ردی کی نذر کر دیا جائے گا۔ ہم ان مضامین کو واپس بھیجنے کے پابند نہیں ہیں۔ قارئین، مضامین، نظمیں، خبریں، خطوط اور نونہالان کے صفحہ کے لئے اپنی نگارشات بھیجنے سے پہلے مذکورہ ہدایات کو پیش نظر رکھیں۔ نونہالان کے صفحہ کے لئے دس بیس صرف اقوال زریں بھیجتے رہتے ہیں۔ آئندہ اقوال زریں نہ بھیجیں۔ چھوٹے چھوٹے مضامین بھیجیں ان شاء اللہ ضرور شائع ہوں گے۔

(فقط محمد حنیف ندیم)

# مرزا طاہر کی پیشگوئی کو پورا کرنے کیلئے بہائی ہونیوالے قادیانی نوجوان پر قاتلانہ حملہ کا پروگرام بن چکا ہے۔

کے سارے دعوے اور مقام بہاء اللہ کے دعووں کی گونج ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ بہاء اللہ نے از خود اسلام سے الگ مذہب ہونے کا اظہار کر دیا ہے جبکہ میرزا صاحب نے اسلام کے دائرے کے اندر خود کو رکھ کر یہ دعوے کئے اور اسلام کے بالمقابل کھل کر سامنے آنے کی بجائے اندر سے اس کی جڑیں کھودنے کا پروگرام بنایا جو بہائی مذہب کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک ہے کیونکہ جو کھلا ہوا دشمن ہے وہ تو کھل کر داخل ہوتا ہے اور اس سے ملت ان باخبر ہوتا ہے لیکن جو بظاہر دوست اور درحقیقت دشمن ہو وہ بے خبری سے فائدہ اٹھا کر وار کرتا ہے یہی قادیانیت کا کردار ہے۔

ربوہ میں متعدد قادیانیوں کا بہائی مذہب اختیار کرنا درحقیقت قادیانیت کا حتمی انجام ہے قادیانی تعلیمات کو علمی پیمانے پر جانچ کر قبول کیا جائے تو پھر بہائی ہوئے بغیر چارہ نہیں اسی لئے ربوہ میں بہائی مذہب کے اثر و نفوذ نے قادیانی قائدین کو بڑی طرح ہلا کر رکھ دیا ہے اور وہ بوکھلا کر ایسے ایسے اقدامات کر رہے ہیں کہ اس سے بہائیت کی مزید تبلیغ ہو رہی ہے مثلاً پہلے قادیانی اخبار "الفضل" میں روزانہ بہائیت کے خلاف ایک کالم لکھا جانے لگا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عام قادیانی بہائی ہونے والوں سے حقائق معلوم کرنے کے لئے ملنے لگے۔ ربوہ کے تمام عبادت خانوں میں درس دیئے جانے لگے جن میں بہائیت کی مذمت کی جاتی ان پے درپے درسوں سے بھی دل چسپ صورتحال سامنے آئی۔

محلہ دارالبرکات کے ایک درس میں ایک نوجوان نے کھڑے ہو کر قادیانی مبلغ کو ٹوک دیا اور صاف کہا کہ نہ آپ کو عربی آتی ہے نہ قرآن کا علم ہے اور بہائیوں کے بارے میں بھی آپ غلط باتیں کہہ رہے ہیں۔

محلہ دارالعلوم میں ایک قادیانی مبلغ نے ان لفظوں میں اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا اور کہا بہائی ہمیں بتائیں تو سہی کہ یہ کیا شے ہیں کتے ہیں بلے ہیں۔ چوہے ہیں؟ ہیں کیا؟

محلہ دارالصدر میں جب بہائیت کے خلاف تیسرا درس ہونے لگا تو ایک وکیل نے کھڑے ہو

بہائیت اختیار کرنے والے
قادیانی نوجوان کو
مرزا طاہر کی دھمکی کہ!
"ہم تمہیں چکنا چور
کر دیں گے"

کر کہا کہ یہ آپ نے کیا ایک ہی موضوع پکڑ لیا ہے آپ کو پتہ ہے بہائیوں کے خلاف آپ کی کتابیں پڑھ کر سیالکوٹ کے قاضی علی محمد امیر ضلع بہائی ہو گئے تھے اور اب بھی جو بہائی ہوتے ہیں وہ آپ کی کتابیں پڑھ کر ہوتے ہیں الفضل اور درسوں میں بہائیت کے چرچے کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب محلہ فیکٹری ایریا میں ایک بہت بڑے قادیانی مبلغ "محفل سوال و جواب" کے لئے آئے تو اس محفل میں ۹۰ فیصد سوال بہائیت کے متعلق تھے بعض نوجوانوں نے تو اپنے اتنے بڑے مبلغ کو علمی لحاظ سے زچ کیا جبکہ بعض پڑھے اور اہم قادیانیوں کو کھل کر قادیانی کردار کی منافقت پر تنقید کی اور قادیانی مبلغ کو سوالوں کے جواب دینا مشکل ہو گئے۔

جب مولویوں کے درسوں اور الفضل کے مضامین سے کام نہیں بنا تو آخر کار مرزا طاہر کو خود خطبہ دینا پڑا چنانچہ الفضل ۹-۶-۸۹ کی اشاعت کے مطابق میرزا طاہر نے مسلمانانِ عالم کی قادیانیت کے خلاف تاریخی جدوجہد کو ایک سازش قرار دیا اور پھر یہ مضحکہ خیز بیان دیا کہ ربوہ پر بہائیت کی یلغار بھی اسی سازش کا حصہ ہے۔

ہمارے نزدیک قادیانیت اور بہائیت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں فرق صرف یہ ہے کہ بہائیت نے منافقت نہیں کی قادیانیت نے منافقت کی ہے اور بہائی یلغار کے سامنے میرزا طاہر کا بدحواس ہو کر نام نہاد عالمی سازشوں کا افسانہ بیان کرنا اس کی علمی شکست بے بسی اور درماندگی کا ثبوت ہے۔

مرزا طاہر کا بہائیت کے خلاف خطبہ دینا قادیانیوں کا آخری تیر تھا اور بہائیت ابھی بھی قادیانیت کو مسکرا کر دیکھ رہی ہے مرزا طاہر بہائیت کے خلاف علمی سطح پر ایک لفظ بھی نہیں بول سکا البتہ جس جوان نے قادیانیت کو ترک کرکے

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دوکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

بہائیت اختیار کی ہے اسے ان لفظوں میں دھمکی دی ہے "بس انتظار کرو دیکھو کہ ہم تم پر اس قوت سے گریں گے کہ تمہیں چکنا چور کر دیں گے (الفضل ۸۹-۶-۴ صر آخر)

بہائیت کے خاتمہ کا دعویٰ کرنے کی بجائے صرف قادیانی سے بہائی ہونے والے جوان کو دھمکی کا مطلب واضح ہے۔ ربوہ میں مرزا طاہر کی اس پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے اس قادیانی بہائی پر قاتلانہ حملے کا پروگرام بن چکا ہے

ہم پاکستان میں غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق کے پیش نظر اسے ریکارڈ پر لے آئے ہیں تاکہ ربوہ میں قادیانی جب مرزا طاہر کی نام نہاد پیش گوئی پوری کرنے کے لئے اس بہائی پر حملہ کرائیں تو حملہ آوروں کی بجائے اصل قاتلوں کی شناخت میں مشکل نہ رہے

قادیانیت کا استدلال سیدھا بہائیت کے گھر تک پہنچتا ہے ربوہ کی موجودہ صورتحال دیکھ کر حضرت علامہ اقبال کی بات یاد آئی ہے کہ "وہ جلد یا بدیر قادیانیت بہائیت میں ضم ہو جائے گی"۔ اب قادیانی حضرات کے سامنے دو ہی راستے ہیں یا تو وہ منافقت چھوڑ کر بہائی ہو جائیں۔ اور کھل کے اسلام کے مقابلے پر آ جائیں۔ یا پھر سچے دل سے اسلام قبول کر لیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں قادیانی نبوت کا کھوٹ شامل نہ کریں اور سچے دل سے مسلمان ہو جائیں۔

▲▲

# شیطانک ورسز — ردعمل

گزشتہ چند دنوں میں شیطانک ورسز اور اس کے بدبخت مصنف سلمان رشدی کے خلاف مسلمانوں میں ایک نئے انداز میں رد عمل ہو رہا ہے اس کی وجہ دنیا کے چوٹی کے مسلم سکالر کا وہ فتویٰ ہے جس میں شیطان رشدی کو واجب القتل قرار دیا ہے۔ برطانوی حکومت کے ساتھ یورپی ممالک نے اس واجب القتل ہونے کے فتوے کی شدید مذمت کی ہے۔

اس کے علاوہ برطانوی ذرائع ابلاغ اور اخبارات نے بھی اس مسئلے پر دل کھول کر اس موضوع کو سرفہرست رکھا اور تبصرہ شروع کر دیا ہے بعض اخبارات نے اس موضوع کو اچھال کر اہل اسلام کے خلاف مضامین اور تبصرے شائع کئے تبصرہ نگاروں میں ان نام نہاد مسلمانوں کو سرفہرست رکھا گیا جن کی فکریں آزاد اور جن کے خیال مغربی تہذیب سے آراستہ تھے ظاہر ہے کہ ان کا انداز بیاں وہی بلکہ اس سے بدتر ہوگا جو کسی غیر مسلم مبصر کا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ان نام نہاد مفکروں نے اس گستاخانہ ناول کو تحریری آرٹ قرار دے کر اپنے زور حمایت کی اور اظہار رائے کی آزادی کے حق میں ووٹ (VOTE) دے کر کھلے لفظوں میں اس ناول کی اشاعت کو اس کا جائز حق بتلا دیا۔

دریں اثنا کانفرنس میں کچھ روشن خیال عرب اور فرانسیسی ادیب نے سلمان رشدی کا اور اس کی گستاخانہ کتاب کے حق میں بیانات، مظاہرے بھی کئے غرضیکہ جس طرف نظر اٹھائیے یہی باتیں نظر آئیں گی ٹی وی اور اخباروں کے مبصروں نے مختلف لوگوں سے انٹرویو لئے اور اس کے ذریعہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مسلمانوں میں اس موضوع پر اتحاد نہیں بلکہ تضاد بیانیاں ہیں اس طرح مسلمانوں کی اجتماعیت میں رخنہ پڑ گیا اور معاملہ آگے نہ بڑھ سکا۔

حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

برطانیہ کے بعض اخبارات خصوصاً نیشنل فرنٹ گروہ کو یہ سنہری موقع مل گیا انہوں نے اس موضوع کو اس قدر حاشیہ آرائی کے ساتھ عام کیا کہ مقامی باشندوں کو مسلمانوں کی مخالفت پر اکسا دیا جائے اور مسلمانوں کو متشدد، تخریب کار، دہشت گرد، جنونی قرار دے کر نسلی منافرت اور کشیدگی کی فضا پیدا کر دی جائے۔ اس گمراہ کن پروپیگنڈہ نے مقامی باشندوں کو حقیقت یہ ہے کہ بہت زیادہ متاثر کر دیا ہے مسلمانوں کے دفاتر اور مساجد اور دیگر تنظیموں کو فون اور خطوط کے ذریعے ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے۔ مانچسٹر کے ایک علاقے میں مسلمانوں کے گھروں میں گمنام خطوط ارسال کئے گئے جس میں رشدی کی مخالفت ترک کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا اور جینے دو کے اصول پر عمل کرنے کی تاکید کی گئی اور دبے لفظوں میں اخراج اور دھمکی کا بھی تذکرہ کر دیا۔ بریڈفورڈ کے اسلامی دفاتر پہ حملے کی خبر اور پھر لندن کی سب سے بڑی ریجنٹ پارک مسجد پہ پٹرول بم کے ذریعہ حملہ (۲۲ فروری) اور دیگر دھمکی آمیز فون اس بات کے ثبوت کے لئے کافی ہیں کہ برطانوی مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کرنے کیلئے پوری تیاری کے ساتھ سازشوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔

لیکن ان سب کے باوجود برطانوی حکومت اور برطانوی عوام نے یہی تہیہ کر رکھا ہے کہ اہل اسلام کے مطالبے کو مسترد کر دیا جائے۔ یورپی ممالک کے ارکان بھی اس کے حامی ہیں اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ برطانیہ ایک آزاد ملک ہے یہاں آزادی تقریر و تحریر معاشرہ کا ایک حصہ اور قانون ہے اس پر کسی کی مداخلت یا پابندی قطعاً قابل قبول نہیں ہے بس جسے دیکھئے آزادی تحریر کے گیت گا رہا ہے لیکن کسی نے آج تک یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہ کی کہ آخر اس کتاب میں وہ کون سی توہین و گستاخی ہے جس نے اہل اسلام کو گھروں اور مسجدوں سے سڑکوں پر لا کھڑا کیا ہے۔ اور برطانیہ کے در و دیوار ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے اعلان سے گونج اٹھے ہیں آخر کوئی بات تو ہے۔ جس کی وجہ سے یہ اضطراب اور بے چینی

پائی جارہی ہے۔ افسوس کہ اس جانب کسی نے توجہ نہ کی۔

۱۔ ہم نے مانا کہ یہ ملک آزاد ہے [illegible] اں آزادی تقریر و تحریر کی فضا ہے۔ لیکن اس آزادی کا مطلب یہ تو نہیں کہ کسی کی ماں بہن پر کھلے [illegible] بھرہ کیا جائے کسی [illegible] کسی جائے کسی بے عزتی کرتا پھرے اور اگر کسی نے بلا ثبوت یہ حرکت کی تو

اجازت تھی تو پھر اس پر کیوں مقدمہ دائر کیا گیا۔ عدالت نے کیوں جرمانہ دینے کا فیصلہ کیا۔ وجہ یہ ہے کہ ہر آزادی تحریر کا مطلب یہ نہیں کہ ہر کسی کی پگڑی اچھالی جائے ۔اور ہر ایک کی بے عزتی کرتا پھرے اور اگر کسی نے بلا ثبوت یہ حرکت کی تو

تو انہیں اس کا جواب دینا ہوگا کہ جب متحدہ ہندوستان میں انگریزی اقتدار کے خلاف علمائے کرام اور عوام نے تقریریں کیں۔ کتابیں لکھیں آزادی کے لئے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا تو آخر انہیں درختوں پر کیوں لٹکا دیا گیا؟ کیوں قید و

## اظہار رائے کی آزادی کا ڈھونگ ـــــ رشدی شیطان کے مسئلہ پر برطانوی حکومت کی منافقت

کا گریبان پکڑا جائے کسی کے مذہب پر اس طرح کا گندا کیچڑ اچھالا جائے کسی کے خلاف اس قسم کی بدگوئی و بدزبانی اور سب و شتم کا مظاہرہ کیا جائے۔ اگر اس کا نام آزادی ہے تو یہ لفظ آزادی کی سخت توہین ہے۔ اس کا نام آزادی نہیں بلکہ سراسر ظلم و زیادتی ہے۔

۲۔ آزادی تقریر و تحریر کا قانون اپنی جگہ مسلم لیکن کسی کی توہین و گستاخی اور ہتک عزت جرم ہے یا نہیں۔ کیا اس کا کوئی قانون نہیں کیا برطانیہ کی عدالتوں میں توہین عزت کے مقدمات نہیں آتے؟ کیا ہتک عزت کے خلاف جرمانہ عائد نہیں کیا جاتا؟ غور فرماویں برطانیہ میں ایک نہیں ہزاروں مقدمات طے پا چکے ہیں جن میں عدالتوں نے ہتک عزت پر باقاعدہ سمن جاری کئے ہیں جس کی توہین و گستاخی کی گئی اسے ہزاروں کی رقم دینے کا فیصلہ سنایا گیا اور اس آزادی تقریر و تحریر کرنے والے کو قانون کے کٹہرے میں لا کھڑا کیا۔

٭ تازہ رپورٹ ملاحظہ فرمائیے۔

فلم پروڈیوسر اور ڈائریکٹر مسٹر ونچل ونے اخبارات کے خلاف ہرجانہ اور مقدمہ کا خرچہ لندن میں جیت لیا ہے مسٹر ونچل کے خلاف ایک سال قبل نیوز آف دی ورلڈ نے ایک گندہ مضمون شائع کیا تھا۔ مسٹر ونچل نے ہتک عزت کا دعویٰ دائر کر کے عدالت سے اس مقدمہ کو جیت لیا کیونکہ اخبارات نے ان کے خلاف غلط بیانی کی تھی۔

(انگلش ایوننگ نیوز ۲۳ فروری ۱۹۸۹ء)

اس طرح کرس ایورٹ نے اخبار سن اور نیوز آف دی ورلڈ کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کردیا جو باآسانی جیت لیا گیا۔ کیونکہ کرس کے خلاف الزامات سارے غلط تھے اخبارات کی کونسل نے معافی مانگنے کے ساتھ مقدمہ کا خرچہ اور ہرجانہ بھی ادا کیا۔ (دیکھئے SUN ۱۷ فروری)

ملاحظہ فرمائیے اگر اس اخبار نویس کو آزادی تحریر کی

قابل مواخذہ ہوگا۔ اس سے یہ معلوم کرنا آسان ہوگیا ہے کہ اس ملک میں جہاں آزادی تقریر و تحریر کی اجازت اور فضا ہے تو ساتھ ہی دوسرے کی توہین و گستاخی بھی قانوناً جرم اور قابل مواخذہ ہے۔

اب اگر اس ناول کے صرف ایک ہی رخ پہ اصرار کرتے رہنا کہ یہ ناول آزادی تقریر و تحریر کے ضمن میں ہے اور دوسرے رخ کو یکسر نظر انداز کر دینا انصاف کے نام پہ بے انصافی آزادی کے نام پہ بے عزتی نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا اس کتاب میں توہین و گستاخی پر مشتمل کوئی عبارت نہیں ہے؟ کیا سب و شتم کا برملا اظہار نہیں ہے؟ پھر گستاخی بھی ایسے ویسے کی نہیں ایک ایسی مقدس و محترم ہستی کی جس کی شرافت پہ آسمانوں کے معصوم فرشتوں کو بھی ناز ہے۔ جس کی عفت و

**برطانیہ کے شاہی خاندان کی توہین جرم ہے**
**لیکن خدا کے نبی کی توہین جرم نہیں۔**

عصمت کا اعتراف اہل اسلام ہی نہیں اعدائے اسلام بھی کرچکے ہیں جن کی پاکیزہ زندگی پر غیر مسلموں کی شہادتیں بھی موجود ہیں جن کے ماننے والے اور جنہیں اپنے اہل و عیال عزیز و اقارب بلکہ کل کائنات کو ان پر قربان کردینے والے ایک دو نہیں اربہا ارب کی تعداد میں پورے عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر اہل اسلام نے اس انتہائی گستاخی و توہین کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے برطانوی عدالتوں اور حکومت سے انصاف کا مطالبہ کیا تو آخر کون سا جرم کیا؟ کیا گستاخی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا جرم ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر اہل اسلام کے اس مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے ایکشن لینا حکومت برطانیہ کی قانونی ذمہ داری ہے اور اخلاقی ذمہ داری بھی۔

۳۔ اگر حکومت برطانیہ آزادی تقریر و تحریر پر ہی اصرار کرتی ہے

بند کی صعوبتوں میں مبتلا کیا گیا؟ آزادی تقریر و تحریر کے ان متوالوں کو آخر کس جرم کی سزا کے شکنجے میں کسا گیا؟ اس وقت بھی یہی قانون تھا تو پھر اس عنوان کا گلا کس لئے گھونٹ دیا گیا؟ اگر اس وقت اس آزادی تقریر و تحریر کا گلا اس لئے گھونٹ دیا گیا تھا کہ اس سے برطانوی اقتدار کی سخت توہین و گستاخی ہو رہی ہے تو پھر خدارا انصاف فرمائیے کہ اس توہین اور انتہائی گستاخی کو کس لئے آزادی تقریر و تحریر کا عنوان دیا جا رہا ہے؟ کیا اسی کا نام انصاف ہے؟۔

عجیب بات ہے کہ جب مسئلہ اپنی ذات کا آجائے تو یہی آزادی تقریر و تحریر جرم ہو جاتی ہے اور جب مسئلہ دوسرے فریق کا بن جائے تو پھر یہی عنوان انصاف قرار پاتا ہے۔

۴۔ بعض دانشوروں نے اس کتاب میں انتہائی گستاخانہ جملوں کا اعتراف تو ضرور کیا ہے لیکن آزادی تقریر و تحریر کا عنوان دے کر پھر اس لکیر کے فقیر بنے ہیں۔ ہم ان سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس کتاب میں جتنے گستاخانہ جملے ہیں اگر وہاں سے ان ناموں کو ہٹا کر اس کی جگہ ملکہ برطانیہ اس کا شوہر اس کی صاحبزادی اس کی بہو اس کے عزیز و اقارب کے نام لکھوا دیئے جائیں شہر آف جاہلیہ لندن اور نیویارک کو قرار دے دیا جائے حرامی کا لفظ مسٹر جیفری ہاو کو لکھا جائے (وغیرہ وغیرہ) تو انصاف سے فرمائیے اس وقت آپ کا کیا رد عمل ہوگا کیا اس کتاب کو برداشت کریں گے۔ کیا اس وقت آپ کی غیرت اس بات کو گوارا کرے گی کہ اس کتاب کی عام اشاعت کی جائے۔ اس وقت اگر آپ پابندی لگانا چاہیں اور دوسرے لوگ اسے آزادی تقریر و تحریر کا عنوان دے کر اس کے خلاف محاذ بنائیں تو کیا آپ گوارا کرلیں گے۔ چلئے ملکہ نہ سہی وزیر اعظم نہ سہی آپ کے والدین کے بارے میں ہی یہ طریقہ اختیار کرلیا جائے تو آپ کا رد عمل کیا ہوگا؟۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر آپ میں ذرہ بھر بھی شرم ہوگی تو

آپ اس کتاب کے خلاف کیخت سے سخت قدم اٹھانے سے گریز کریں گے۔ بلکہ لکھنے والوں کو یا تو دماغی مریض قرار دے کر پاگل خانے بھیجنے اور اس کا معائنہ کرنے کی ہدایت کریں گے۔ یا پھر اس گستاخ کو قانون کے شکنجے میں کس کر رکھ دیں گے۔ کہ اس نے اس دریدہ دہنی و گستاخی کا مظاہرہ کر کے ملکہ یا وزیر یا میرے والدین کو بدنام و بدکام تبلا دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس وقت آپ کا قانون یہ نہیں کہے گا کہ آزادی تقریر و تحریر کا مطلب ملکہ برطانیہ کو حرامی کہنا ہے کسی محترم کو شیطان کے نام سے پکارنا ہے۔ بس اسی بات کو ہم سمجھانا چاہتے ہیں کہ آزادی تقریر و تحریر کا قانون اپنی جگہ مسلم لیکن جب کوئی محترم ہستی کی اس انداز میں پگڑی اچھال جائے تو اس کا نام سراسر زیادتی و ظلم ہوگا۔ اور یہ چیز قانوناً ہے کس قدر افسوس کی بات ہے کہ روس تو جارح ہوا کیونکہ ان کے مفادات پر ضرب پڑی۔ اور مسٹر رشدی جارح نہیں ہوا اس لئے کہ ان کے مفادات اس سے وابستہ تھے۔ خیال فرمائیے کہ جارح کے موضوع پر ذہنیت میں کتنا فرق واقع ہو رہا ہے۔

ہم یہی بتانا چاہتے ہیں کہ جارح کے خلاف آپ کا جو قانون ہے وہی قانون مسٹر رشدی پر لاگو ہونا چاہیئے کیونکہ وہ جارح ہے اس نے جارحیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور ہزاروں نہیں بلین مسلمانوں کے قلوب زخمی کئے ہیں۔ کیا یہ جارح کی فہرست میں نہیں آتا۔

ہماری ساری گزارشات کا ماحصل یہ ہے کہ شیطانک ورسز اور اس کا بدبخت مصنف برطانوی قانون کے اعتبار سے بھی مجرم ہے اور ہم قانون کی روشنی میں ہی مطالبہ کرتے ہیں کہ اس گستاخانہ ناول کو مذہب کے بجائے سیاست کی نذر کر دیا گیا حالانکہ یہ موضوع سیاسی نہ تھا ایک خالص دینی و مذہبی معاملہ تھا۔ اگر مذہبی اعتبار سے موجودہ حکومت بنظر غور جائزہ لے تو یقیناً اہل اسلام کا مطالبہ معقول نظر آئے گا کسی قسم کی کوئی الجھن باقی نہ رہے گی۔ لیکن حیف در حیف کہ اس خالص دینی موضوع کو سیاسی موضوع بنا کر اہل اسلام کو مجرم قرار دیا گیا۔ اور مسلمانوں کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنے کی کوشش کی گئی۔

۶۔ جہاں تک نفس مسئلہ قتل کا تعلق ہے شریعت اسلامیہ نے اصول بیان کرتے ہوئے اس کی اجازت دے رکھی ہے۔ قرآن کریم میں احادیث پاک میں یہ مضامین صراحت سے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ خود سرور عالم ﷺ کا ارشاد ہے

## عیسائی مذہب میں بھی کسی نبی کی توہین کرنے کی سزا قتل ہے۔

جرم سمجھی گئی ہے۔

۵۔ آزادی تقریر و تحریر کی فضا کے ساتھ ساتھ یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ جارح کون ہے کس نے کس پر حملہ کیا؟ کس نے کس کی عزت پر حملہ کیا؟ برطانوی قانون میں یہ شق بھی تو موجود ہے کہ جارح مجرم ہے۔ اور اس کے خلاف ہر ممکن ذرائع و وسائل اختیار کرنا ان کا فریضہ ہے۔ مثال کے طور پر گزشتہ چند سالوں میں روس جیسی سپر طاقت نے افغانستان کو اپنی جارحیت کا نشانہ بنایا۔ ظلم و ستم کے ذریعہ اپنا قبضہ جاری رکھا لیکن مغربی ممالک خصوصاً برطانیہ نے اس جارحیت کے خلاف سخت قدم اٹھایا جارح کو برا بھلا کہا۔ بلکہ جارح کے خلاف قرار دادیں پاس کرنے میں پیش پیش رہے یہی نہیں بلکہ برطانیہ نے ہزاروں پونڈ کی افغان مجاہدین کی امداد کی نہیں ہتھیار وغیرہ سے بھی کیا۔ انہیں تمام ذرائع و وسائل مہیا کئے ان کی بھرپور حمایت کی۔ آخر کیوں؟ اس لئے کہ روس جارح تھا۔ اس نے کسی کا دل دکھایا تھا۔ تو حکومت برطانیہ سے برداشت نہ ہو سکا لیکن جب یہی مسئلہ خود ان کے ملک میں پیش آتا ہے؟ تو حیرت کی انتہا نہیں رہتی۔ کہ جارح مسٹر رشدی کو نہ صرف حمایت کا یقین دلایا جاتا ہے بلکہ اس کے بچاؤ کے لئے ہر ممکن ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں۔ روزانہ ہزاروں کا خرچ جارح پر برداشت کرنا اپنا فرض سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ یورپی ممالک کے ارکان کو جارح کی حمایت کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہیں کہ اس مجرم کو سخت سزا دی جائے۔ اور قانون کو حرکت میں لایا جائے۔ یہی مطالبہ مسلمانان برطانیہ بار بار کر رہے ہیں۔ جسے پورا کرنا برطانوی حکومت کا قانونی فریضہ بنتا ہے۔

۷۔ علاوہ ازیں یہ بھی ایک دعویٰ ہے کہ برطانیہ ملحد و کمیونسٹ ملک نہیں انہیں اعتراف ہے کہ یہ ملک ایک مذہبی و عیسائی ملک ہے یہاں کی ملکہ عیسائی فرقے ... ایک مذہبی رہنما بھی ہیں اگر واقعۃً یہ دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے تو پھر مذہبی اعتبار سے اس موضوع کا حل آسان ہے۔ اس کتاب میں اہل اسلام کے مذہب خصوصاً پیغمبر اسلام کی سخت توہین و گستاخی کی گئی انتہائی گندے الفاظ استعمال کئے گئے۔ اگر مذہبی نقطۂ نظر سے اس موضوع کو دیکھا جائے تو بھی بدبخت رشدی مجرم کی حیثیت سے سامنے آتا ہے لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے۔ کہ اس موضوع نے برطانوی دعویٰ کا پول کھول دیا ہے یہاں یہ بات صاف واضح ہو جاتی ہے کہ اس ملک میں مذہب نام کی کوئی چیز نہیں مذہب کی قدر و قیمت نہیں۔ ان میں الحاد و بد مذہبی سرایت کر چکی ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ جو شخص کسی پیغمبر کی توہین اور سب و شتم کا ارتکاب کرے اس کی سزا بھی قتل ہے۔ سرور دو عالم ﷺ کے دور اقدس میں مرتد پر اسلامی سزا نافذ کی گئی اور شاتمان رسول ﷺ کے بارے میں حکم سنایا گیا کہ انہیں قتل کر دیا جائے۔ علامہ قاضی عیاض نے "الشفاء" میں اور حضرت العلامہ ابن تیمیہ نے "الصارم المسلول" میں پوری تفصیل کے ساتھ اس موضوع پر کلام فرمایا ہے جس سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ شریعت اسلامیہ نے ارتداد اور گستاخ رسول ﷺ کے لئے ایک قانون بنایا ہے۔ اور یہ قانون رہتی دنیا تک رہے گا اس میں ترمیم یا تنسیخ کا دعویٰ کرنا اسلام سے ارتداد ہے مسٹر رشدی نے چونکہ اپنے آپ کو ایک مسلمان کی حیثیت سے پیش کر کے گستاخی رسول ﷺ کا بدترین ارتکاب کیا ہے اس لئے وہ اسلامی نقطۂ نظر سے مرتد اور اسی سزا کا مستحق ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ یہ حکم اور قانون صرف شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم ہی کا نہیں بلکہ بائبل نے بھی یہی سزا تجویز کر رکھی ہے۔ شریعت اسلامیہ میں پیغمبر

مطب صدیقی

# رشدی شیطان

از۔ عبدالحق تمنا

کفار کی شہ پا کے جو سلمان ہے گویا
انسان کے بہروپ میں شیطان ہے گویا

مقصد تری تحریر کا کچھ اور نہیں ہے
یہ شہرت معکوس کا سامان ہے گویا

خود سوچ ہے تیری نہ قلم اپنا ہے تیرا
نیلام کی اک شے ترا ایمان ہے گویا

بے نام ہوا تیرا کوئی نام نہیں ہے
شیطان قلم اب تری پہچان ہے گویا

اللہ نے تو چھوڑ دی رسی تری ڈھیلی
شیطان لعین تیرا نگہبان ہے گویا

کی گستاخی کفر اور اس کی سزا قتل بیان کی گئی جبکہ بائبل نے قاضی اور کاہن کی گستاخی پر قتل کا فتویٰ صادر کیا ہے غور سے ملاحظہ فرمائیے۔

شریعت کی جو بات وہ تجھ کو سکھائیں اور جیسا فتویٰ تجھ کو بتائیں اس کے مطابق کرنا اور جو کچھ فتویٰ وہ دیں اس سے داہنے یا بائیں نہ مڑنا اور اگر کوئی گستاخی سے پیش آئے کہ اس کاہن کی بات جو خداوند تیرے خدا کے حضور خدمت کے لئے کھڑا رہتا ہے یا اس قاضی کا کہنا نہ سنے تو وہ شخص مار ڈالا جائے اور تو اسرائیل سے ایسی برائی کو دور کر دینا اور سب لوگ سن کر ڈر جائیں گے اور پھر گستاخی سے پیش نہیں آئیں گے۔

(استثناء باب ۱۷، ۱۱ تا ۱۳ صفحہ ۱۸۳)

مطلب یہ ہے کہ تورات کے معلم کی بات کا انکار اور ان کے فتوئی سے انکار کرنے والا گستاخ اور واجب القتل ہے اور یہ ایک ایسی بیماری ہے جس کا دور کرنا از حد ضروری قرار دیا گیا۔ مسلمانوں کو خونخوار اور ظالم قرار دینے والے ذرا اپنی کتاب مقدس کی طرف نظر کریں۔ اور مذہبی حیثیت سے اس موضوع کو دیکھیں۔ تو انہیں شریعت اسلامیہ پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں رہ سکتی یہ الگ بات ہے کہ وہ اس کا انکار کر دیں جیسا کہ گزشتہ سطور میں عرض کیا گیا کہ ان کے نزدیک مذہب کی کوئی حیثیت و وقعت نہیں ہے پیش نظر رہے کہ کتاب استثناء کے بارے میں یہودی اور عیسائی دونوں فریق کے علماء اس پر متفق ہیں کہ یہ کتاب سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تصنیف اور آپ کا بیان کردہ قانون ہے جس طرح یہودیوں کو ان احکامات پر عمل کرنا واجب ہے اسی طرح عیسائی قوموں کو بھی ان کا ماننا لازم ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔

۸۔ اب گستاخ کی یہ مغربی اور آزاد خیال قومیں یہی اعتراض کرتی پھرتی ہیں کہ اسلام کے قوانین بڑے سخت اور تشدد پر مبنی ہیں خون خرابے کے احکام ان میں موجود ہیں۔ آزادی کے دشمن ہیں تو ہم بصد ادب یہ گزارش کرنا چاہیں گے کہ دوسروں کی آنکھوں میں تنکا دکھانے والے اپنی آنکھ کا شہتیر کیوں نہیں دیکھتے ہم یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ بائبل نے جو سزائیں تجویز کی ہیں ان کو دیکھنے والے اسلامی قانون پہ اعتراض کرنے کے لائق ہی نہیں ہم تفصیل میں جائے بغیر چند سزائیں درج ذیل کرتے ہیں ملاحظہ فرمایئے:

۱۔ غیر اللہ کی عبادت پر سزائے قتل (دیکھئے خروج باب ۲۲ صفحہ ۲۰ استثناء باب ۱۳ صفحہ ۶ تا صفحہ ۱۰)

۲۔ ماں باپ پر لعنت کرنے والے کیلئے سزائے قتل دیکھئے خروج باب ۲۱ صفحہ ۱۵

۳۔ نافرمان بیٹا قتل کا مستوجب (دیکھئے استثناء باب ۲۱ صفحہ ۱۸)

۴۔ اغوا کرنے والے کو قتل کرو۔ (دیکھئے خروج باب ۲۱ صفحہ ۱۵ استثناء باب ۲۴ صفحہ ۷)

۵۔ سوتیلی ماں بہو سے زنا کرنے والا قابل گردن زنی دیکھئے احبار باب ۲۰ صفحہ ۱۱

۶۔ لوطی کی سزا قتل ہے (دیکھئے احبار باب ۲۰ صفحہ ۱۳)

۷۔ بیوی اور ساس کو اکٹھا رکھنے والا (دیکھئے احبار باب ۲۰ صفحہ ۱۴)

۸۔ بہن کو بے شرم کرنے والا (دیکھئے احبار باب ۲۰ صفحہ ۱۷)

۹۔ زانی اور زانیہ قابل قتل (دیکھئے احبار باب ۲۰ صفحہ ۱۰ استثناء باب ۲۲ صفحہ ۲۴)

۱۰۔ جھوٹا نبی قتل کیا جائے (دیکھئے استثناء باب ۱۳ صفحہ ۵ باب ۱۸ صفحہ ۲۰)

۱۱۔ ایک موقع پر پہاڑ چھونے والا قتل کیا جائے (دیکھئے خروج باب ۱۹ صفحہ ۱۳)

غور فرمایئے بائبل کی سزائیں کس القاب کی مستحق ہیں اسلامی قوانین کو وحشیانہ اور ظالمانہ قرار دینے والے بائبل کی تجویز کردہ سزاؤں کو کس کھاتے میں ڈالیں گے۔

لہٰذا قانون خداوندی پر اعتراض سے قبل اس کے اصولوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے جب تک ان اصولوں سے واقفیت نہ ہوگی مذہب کی قدر نہیں ہو سکتی الحاد و بے دینی زندقہ و دہریہ عقائد سرایت کرتے جائیں گے پھر اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدائی قانون پر انسانی قوانین غالب آتے جائیں گے جو ہر روز ترمیم و تنسیخ کے محتاج اور نقصان پر مبنی ہوں گے۔

الغرض گزشتہ سطور سے یہ بات عیاں ہو گئی کہ

باقی صفحہ ۲۴ پر

## امام کو کھالیں، عشر، زکوٰۃ دینا

حافظ محمد نعیم ------- اٹک

س: ہمارے ہاں علاقہ چھچھ میں زمانۂ دراز سے یہ دستور چلا آرہا ہے کہ ہم یعنی اہل محلہ امام صاحب کو عشر و زکوٰۃ، قربانی کی کھالیں اور فطرانہ وغیرہ دے کر پانچ وقت نماز پڑھانے کا کام لے کر زندگی بسر کر رہے ہیں، پیش امام صاحب کی تنخواہ وغیرہ مقرر نہیں۔

(۱) کیا از روئے شریعت یہ دستور مطابق دینا حق ہے اور قیامت میں ہم بری الذمہ ہوں گے؟

(۲) کیا اس دستور میں مصارفین زکوٰۃ کی حق تلفی تو نہ ہوگی؟

(۳) کیا پیش امام صاحب کو عشر و زکوٰۃ، قربانی کی کھال، فطرانہ وغیرہ .... قائم مقام تنخواہ تو نہ ہوگی۔

ج: زکوٰۃ، عشر اور فطرانہ امام مسجد کو تنخواہ میں دینا جائز نہیں، دینے والوں کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اگر امام کو امامت کی تنخواہ الگ دی جاتی ہو اور پھر امام کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دے دی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، یہی حکم عشر اور فطرانہ کا ہے۔

## مرزائی کی دعوت میں شرکت

محمد یحییٰ ہمدانی ------- قصور

س: یہاں مرزائی وکیل یوسف قمر نامی کی شادی ہوئی۔ بارات قصور سے ربوہ گئی۔ قصور کے بعض مسلمان وکلاء اور بعض دیگر معززین نے بارات میں شرکت کی۔ ربوہ پہنچ کر ایک تقریب نکاح منعقد ہوئی جس میں ایک نوجوان مرزائی نے اعلان کیا کہ ہمارے وہ بزرگ ابھی نہیں پہنچے جنھوں نے نکاح پڑھانا تھا، اس لئے ان کی نیابت میں یہ فریضہ میں انجام دے رہا ہوں" یہ اعلان کر کے اس نے خطبہ نکاح پڑھا اور اعلان کیا کہ میں فلاں ولد فلاں کا فلانہ بنت فلاں کے ساتھ اتنے ہزار روپے حق مہر کے عوض نکاح کرتا ہوں۔ اسی طرح اس نے دو نکاحوں کا اعلان کیا جو کہ یوسف قمر مذکور نے خود (اصالتاً) اور دوسرے لڑکے کی طرف سے ایک شخص (غالباً اس کے والد) نے کھڑے ہو کر قبول کرنے کا اقرار کیا۔ اس کے بعد ایک بوڑھے مرزائی نے دعا کرائی، جس کی اقتداء میں تمام حاضرین (مسلمان و مرزائی) نے دعا مانگی۔

دوسرے روز یوسف مذکور نے قصور میں دعوت ولیمہ دی۔ اس دعوت ولیمہ میں بھی بعض مسلمان وکلاء اور بعض دیگر معززین نے شرکت کی۔

شریک تقریب کچھ صاحبان سے استفسار کیا گیا کہ آپ نے ایک مرزائی کی شادی میں شرکت کی اور دعوت ولیمہ کھائی؟ تو ان میں سے بعض حضرات نے تو "رواداری" اور "مروت" جیسے الفاظ کا سہارا لیا اور بعض نے کہا کہ وہاں سب کام تو مسلمانوں کی طرح ہوتے ہیں۔ یہی کلمہ، یہی خطبہ نکاح، یہی حق مہر وغیرہ۔ آخر اس تقریب میں شرکت کس طرح ناجائز ہو گئی؟ اور ایک صاحب نے یہ کہا کہ ہم نے تو

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

سنا ہوا تھا کہ ربوہ میں جنت، دوزخ ہے اور وہاں حوریں ہوتی ہیں، ہم تو حوریں دیکھنے گئے تھے۔"

براہ کرم ان مسلمانوں کے متعلق شرعی حکم سے بحوالہ کتب و دلائل آگاہ فرمائیں، نیز یہ تحریر فرمائیں کہ بالخصوص مرزائیوں کی شادی غمی کی تقریبات میں شمولیت اگر منع ہے تو کیوں؟

ج: ان مسائل کی تحقیق قادیانی جنازہ، قادیانی مردہ، اور قادیانی ذبیحہ میں کر چکا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ جن لوگوں نے قادیانی تقریب میں شرکت کی وہ گنہگار ہیں، ان کو توبہ کرنی چاہئے اور جن لوگوں نے ان کو مسلمان سمجھا اگر ان کو قادیانیوں کے عقائد معلوم نہیں تھے تو یہ ناواقفی ہے۔ اور جن لوگوں کو ان کے عقائد معلوم تھے اس کے باوجود ان کو مسلمان سمجھا وہ اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں، کیونکہ قادیانیوں کے قطعی کفریہ عقائد کو اسلام سمجھنا کفر ہے۔

## طلاق

محمد مسلم۔ بہاولپور، رحیم یار خان

س: ایک شخص کا اپنی بیوی کو ایک طلاق دینے کا ارادہ تھا محض زجر و توبیخ کے لئے لیکن محرر نے اس شخص سے پوچھے بغیر اس کی جانب سے یہ تحریر کر دیا کہ میں اپنی بیوی فلاں بنت فلاں کو بوجہ نافرمانی کے اپنے ہوش و حواس کے ساتھ تین طلاقیں دیتا ہوں، میں نے اپنی بیوی کو سمجھاتے میں کوئی کمی نہیں کی مگر اس نے کوئی اثر قبول نہیں کیا، اس لئے مجبوراً میں اسے تین طلاقیں دیتا ہوں۔ سخت مجبوری میں میں نے یہ قدم اٹھایا ہے، اس لئے آج کے بعد میری بیوی فلاں بنت فلاں میرے اوپر حرام، حرام حرام ہے۔

پھر یہ تحریر محرر نے اس شخص کو سنا دی لیکن وہ شخص بوجہ ان پڑھ ہونے کے نہ سمجھ سکا اور طلاق نامہ محرر سے لے کر چلا آیا اور پھر جب اس شخص کو وہ تحریر سمجھائی گئی تو اس نے کہا میرا ارادہ ایک طلاق دینے کا تھا اور مجھ سے پوچھے بغیر تین طلاقیں لکھی گئی ہیں، نیز مذکورہ طلاق نامہ اس کی بیوی کے پاس بھی نہیں پہنچا تو اب کونسی طلاق واقع ہوگی پوری تفصیل سے جواب عنایت فرمادیں۔

ج: اس سے ایک طلاق واقع ہوئی، اگر اس کا ارادہ طلاق رجعی کا تھا تو طلاق رجعی واقع ہوئی اور اگر طلاق بائن دینے کا ارادہ تھا تو طلاق بائن واقع ہوئی۔

## ٹی وی اور وی سی آر

ظفر مسعود --------- کراچی

س۱: کیا بچوں کو انگلش، اردو اور ریاضی وغیرہ کی تعلیم دینے کے لئے ٹی وی اور وی سی آر کو ذریعہ بنایا جا سکتا ہے؟ اس سلسلے میں بہت سی تعلیمی فلمیں بنی ہوئی آتی ہیں جن کو وی سی آر کے ذریعہ ٹی وی پر چلا کر بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے اور بچے بظاہر بہت شوق سے ان کو دیکھتے ہیں اور تعلیم حاصل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

(۲) اسی طریقہ سے ٹی وی پر قرآن پاک کی تعلیم آجکل دی جاتی تو کیا اس طریقہ پر تعلیم حاصل کرنا جائز ہے؟ اور اگر اس قرآن پاک کے تعلیمی پروگرام کی فلم بنا کر وی سی آر کے ذریعہ ٹی وی پر چلا کر بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دی جائے تو اس کو بھی جائز کہا جائے گا یا نہیں؟

ج: ٹی وی اور وی سی آر مطلقاً حرام ہے، خواہ کسی مقصد کے لئے ہو۔

## محمد خورشید آزاد کشمیر مظفرآباد کمہار بانڈی

### "شراب پینے والوں کا حشر"

جابرؓ کہتے ہیں ایک شخص یمن سے آیا اور اس نے شراب کا حکم دریافت کیا جو اس کے ملک میں پی جاتی تھی شراب جوار کی بنتی تھی اور اس کو "مزر" کہا جاتا تھا نبی کریمؐ نے دریافت فرمایا کیا وہ نشہ لاتی ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا:- ہر وہ چیز جو نشہ لائے حرام ہے اور خداوند کریم کا عہد ہے کہ جو شخص نشہ کی چیز پیئے گا وہ اس کو طینۃ الخبال پلائے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ طینۃ الخبال کیا ہے؟ فرمایا دوزخیوں کا پسینہ یا دوزخیوں کی پیپ اور لہو (مسلم)

### "دوزخ والوں کی دو قسمیں"

از نازنین غلام محمد مانسہرہ

ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول پاکؐ نے فرمایا دوزخ والوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نہیں دیکھوں گا۔ ایک تو وہ لوگ جن کے پاس گائیوں کی دموں کی مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور دوسرے وہ عورتیں جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ننگی ہیں (یعنی نہایت باریک کپڑا پہننے والی عورتیں) اور لوگوں کے دلوں میں خواہش پیدا کرنے والی عورتیں۔ (یعنی نہایت تکلف اور بناؤ سنگھار سے رہنے والی عورتیں) ان کے سر یعنی ان کے سر کی چوٹیاں ایسی بلند ہوں گی جیسے بختی اونٹ کی کوہان یہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی اور جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے یعنی بہت دور کی مسافت سے (مسلم)

## حضرت لقمانؑ

محمد اشرف شہینہ والا کمرہ ڈیرہ

مسلمانوں کے لئے حضرت لقمانؑ کا نام بہت ہی محترم نام ہے۔ علمی لحاظ سے بھی اس نام کی بڑی

## نونہالان ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں، الطلباء والطالبات کا صفحہ

اہمیت ہے جب کسی شخص کو بہت ہی عقلمند کہنا ہو تو اسے لقمان کے نام سے پکارا جاتا ہے حضرت لقمان کو یہ شرف حاصل ہے کہ قرآن پاک میں بھی ان کا نام آیا ہے۔ اللہ تو نے ان کی حکمت و دانائی کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت لقمان کو بعض لوگ پیغمبر بھی سمجھتے ہیں لیکن تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ پیغمبر نہیں تھے صرف عابد زاہد اور دانا تھے۔ حضرت لقمان کے حالات زندگی سے بہت کم لوگ واقف ہیں وہ سوڈان کے رہنے والے ایک حبشی غلام اور چھوٹے قد کے مالک تھے۔ ان کی ناک حبشیوں کی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔ ہونٹ موٹے اور بڑے بڑے تھے۔ ان کے زمانے کے بارے صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ وہ حضرت داؤدؑ کے دور میں موجود تھے اور حضرت داؤدؑ سے پہلے بنی اسرائیل میں فتویٰ دیا کرتے تھے ان کی ابتدائی تعلیم و تربیت کے حالات بھی زیادہ معلوم نہ ہو سکے لیکن اتنا ضرور پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے حضرت ایوبؑ کی بارگاہ نبوت سے کافی علمی فائدہ حاصل کیا تھا انہوں نے زیادہ تر حکمت اور دانائی اپنی روشن ضمیری سے حاصل کی اس کی تصدیق اس واقعے سے بھی ہوتی ہے کہ ایک دفعہ آپ لوگوں کو حکمت و دانائی کا درس دے رہے تھے کہ ایک شخص آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کچھ دیر دیکھنے کے بعد کہ تم وہی ہو جو فلاں مقام پر میرے ساتھ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ لقمان نے جواب دیا ہاں تب اس شخص نے حیران ہو کر پوچھا کہ تمہیں یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا صرف دو باتوں سے ایک تو سچ بولنا اور دوسرا بلاضرورت بات نہ کہنا۔ اس واقع سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت لقمانؑ پہلے غلام تھے۔ غلامی کے زمانے میں ہی انہیں یہ کمال حاصل ہو گیا تھا۔ علمائے سلف حضرت لقمان کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان میں جتنی بھی خوبیاں تھیں وہ انہوں نے خود حاصل کی تھیں۔ وہ خاموش، غور و فکر کرنے والے اور ہر معاملے پر گہری نظر ڈالنے والے بزرگ تھے۔ دن کو کبھی نہ سوتے تھے۔ اور شرم کی یہ حالت تھی کہ کبھی کسی شخص نے انہیں تھوکتے کھنکھارتے پیشاب کرتے اور نہاتے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

## آنسو

راؤ عبداللطیف شہزاد کوٹلہ جام

و اگر تم بادشاہ بھی ہو تب بھی اپنے والدین اور استاد کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

و سچ ایسی دوا ہے جو چکھنے میں کڑوی ہے اور تاثیر میں میٹھی ہے۔

باقی صفحہ ۱۳ پر

## نعت

ان کی یادوں کی ہے مہک بکھری
یوں مرے دل میں روشنی پھیلی
ان کی رحمت نے علم حق بخشا
ہر نفس کی تھی سوچ گر گندی
ازلی باتوں سے کر دیا آگاہ
ابدی باتوں کی آگہی بخشی
اور کس کو عطا ہوئی معراج
رب نے کیا شان آپ کو بخشی
میرے دل کی صدا یہ کہتی ہے
کوئی صورت نہ آپ سی دیکھی
جبکہ وجہ سکوں ہے اسم ان کا
کیوں اداسی نے بے طرح ڈالی
ان کی رحمت ہے عاصیوں کیلئے
مجھ سے بڑھ کر نہیں کوئی عاصی

ندیم نیازی

# اخبار ختم نبوت

## قادیانی اخبار الفضل کی اشتعال انگیز تحریروں کا نوٹس لیا جائے

فیصل آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ سے شائع ہونے والے قادیانی جماعت کے ترجمان اخبار روزنامہ الفضل میں اشتعال انگیز تحریروں کی اشاعت کے پیش نظر قانون میں ترمیم کر کے اسے بند کیا جائے۔ اور مرزا طاہر کے اعلان کے مطابق دسمبر ۱۹۸۹ء کو ربوہ میں صد سالہ جشن اور سالانہ جلسہ آٹھ روز تک منعقد کرنے پر سابقہ سالوں کی طرح پابندی برقرار رکھی جائے۔ انہوں نے کہا کہ چند ہفتوں سے الفضل ربوہ مرزا طاہر کی لندن میں ہونے والی اشتعال انگیز تقریروں کو شائع کر کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہا ہے اور مرزائیوں کو کہہ رہا ہے کہ مسلمانوں کو مرزائی بنائیں۔ حالانکہ پاکستان میں قادیانی مذہب کی تبلیغ اور تشہیر پر پابندی عائد ہے۔ مگر وفاقی حکومت قادیانیوں کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کر رہی ہے جب کہ مرزا طاہر نے ربوہ کے سالانہ جلسہ اور صد سالہ جشن نام نہاد کے لئے ایک کروڑ ۷۶ لاکھ روپے کے اخراجات کی منظوری دے دی ہے۔ اسی طرح قادیان بھارت میں بھی دسمبر ۸۹ء میں صد سالہ جشن منانے کے لئے آٹھ دن تک کا اعلان کیا ہے۔ اور پاکستان سے قادیانیوں کو بھارت جانے کی ہدایت کی ہے۔ مولوی فقیر محمد نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ پاکستانی قادیانیوں کو قادیان بھارت جانے کے لئے ویزہ جاری نہ کیا جائے۔ کیوں کہ یہ جاسوسی کریں گے۔

## قادیانیو! اب بھی توبہ کر لو

### کیا حق واضح نہیں ہو گیا۔ مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے تمام قادیانیوں سے اپیل کی ہے کہ مرزا طاہر احمد قادیانی کے مباہلہ کے چیلنج کو ۱۰ جون ۱۹۸۹ء کو ایک سال گزر جانے اور اندرون و بیرون ملک چیلنج قبول کرنے والے علماء کرام کے زندہ سلامت رہنے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کا مذہب جھوٹا ہونے کے پیش نظر قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے لندن سے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو ساری دنیا کے مسلمانوں خصوصاً علماء کرام کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مذہب سچا ہے۔ اگر جھوٹا ہو تو خدا کا غضب نازل ہو۔ جس پر پاکستان اور لندن میں مسلمان علماء کرام نے یہ چیلنج قبول کرتے ہوئے مرزا طاہر احمد کو سامنے آنے کا چیلنج دیا تھا۔ مگر وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مذہب جھوٹا ہونے کی وجہ سے سامنے نہ آ سکا۔ چوں کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے تمام مسلمان علماء کرام سارا سال صحیح و تندرست رہے۔ البتہ قادیانی جماعت ربوہ کا سرکردہ ترجمان شفیع اشرف قادیانی مباہلہ میں جھوٹا ہونے کی وجہ سے مر گیا۔ اور مباہلہ کا عذاب قادیانی جماعت پر اس بری طرح نازل ہوا۔ کہ دسمبر میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ ربوہ میں نہ ہو سکا۔ ۲۳ مارچ صد سالہ جشن ربوہ میں منعقد نہ ہو سکا۔ مرزا طاہر احمد ۲۳ مارچ کو ربوہ میں صد سالہ جشن کا افتتاح نہ کر سکا۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء برقرار رہا۔ ربوہ میں قادیانی نوجوانوں نے جماعت کے خلاف بغاوت کر دی۔ اس سال کے دیہات کے دیہات قادیانی مسلمان ہوئے۔

## قادیانی جماعت ربوہ سے ویلتھ ٹیکس کی وصولی کے بارے میں رپورٹ طلب کر لی گئی

فیصل آباد (نامہ نگار) سنٹرل بورڈ آف ریونیو اسلام آباد نے انجمن احمدیہ ربوہ سے ویلتھ ٹیکس کی وصولی کے بارے میں ۲ جولائی ۱۹۸۹ء تک ریجنل کمشنر انکم ٹیکس نارتھ ریجن اسلام آباد سے رپورٹ طلب کر لی ہے۔ اس امر کی اطلاع سیفر اور عتا سیرت سیکنڈ سیکرٹری سی بی آر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو ایک یادداشت کے ذریعے دی گئی ہے۔ جنہوں نے گذشتہ دنوں ایک یادداشت کے ذریعے چیئرمین سی بی آر سے مطالبہ کیا تھا کہ انجمن احمدیہ ربوہ تحریک جدید ربوہ، وقف جدید ربوہ کے اربوں روپے کی جائیداد سے ویلتھ ٹیکس وصول کیا جائے۔ جوبلی فنڈ کے ۲۲ کروڑ روپے کا حساب لیا جائے۔ مذکورہ بالا تنظیموں کے کروڑوں روپے سالانہ بجٹ کے مطابق انکم ٹیکس وصول کیا جائے۔ اور ٹیکس چوری کی تحقیقات کے لئے گذشتہ دس سالوں کے کیس ری اوپن کئے جائیں۔ جب کہ موجودہ مالی سال کے دوران ربوہ میں ۳۰ لاکھ روپے کی لاگت سے تیراکی کا تالاب تعمیر کیا گیا ہے۔ اور ربوہ میں ۸۰ کوارٹر تعمیر کئے گئے ہیں جن پر ایک کروڑ بیس لاکھ روپے لاگت آئی ہے جن کی تفصیلی انکوائری کرائی جائے۔

## سید والا ننکانہ صاحب میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سید والا تحصیل ننکانہ

صاحب ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام دوسری سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس گذشتہ دنوں بعد نماز عشاء بمقام مدرسہ جامعہ رضویہ تعلیم القرآن منعقد ہوئی۔ جس میں فاتح ربوہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم پی اے، حضرت مولانا عبدالوارث، حضرت مولانا عبدالہادی، حضرت مولانا محمد جمیل، جناب طاہر رزاق، اور محمد متین خالد نے خطاب فرمایا۔ شاعر ختم نبوت جناب سید سلمان گیلانی، اور حافظ محمد یسین ثاقب نے اپنے مخصوص انداز میں نظمیں پڑھیں۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اپنی تقریر میں قادیانیوں کو دعوت اسلام پیش کی۔ صدارت کے فرائض حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب نے سرانجام دیئے۔ جلسہ میں حکومت سے اپیل کی گئی کہ صدارتی آرڈیننس پر مکمل طور پر عمل درآمد کرایا جائے اور کلیدی عہدوں سے مرزائیوں کو برطرف کیا جائے۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ ننکانہ صاحب جڑانوالہ، چک نمبر ۵۶۳، ۵۷۳ سے لوگ بسوں اور ٹرالیوں پر آئے۔ جلسہ تقریباً ۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔

●●

## عدالت میں عالمی مجلس گوجرانوالہ کی طرف سے حکم امتناعی کی درخواست

## دائر ہونے پر قادیانی نوجوان نے اسلام قبول کرلیا۔

علی پور چٹھہ (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ دنوں تھانہ علی پور چٹھہ کے دیہات سید نگر کے بھنڈار خاندان اور موضع کنڈیاں والی کے میتلا خاندان کے مابین ایک شادی ہونا قرار پائی۔ اس شادی کا علم کنوینر تحفظ ختم نبوت علی پور چٹھہ ذوالفقار احمد راٹھور کو ہوا تو انہوں نے دونوں خاندانوں کے درمیان ہونے والی شادی کی زبردست مخالفت کی۔ اس بناء پر کہ لڑکی مسلمان ہے۔ اور لڑکا شفقت حیات بھنڈار قادیانی ہے۔ لہذا یہ شادی قانوناً اور شرعاً نہیں ہو سکتی۔ اس سلسلہ میں علی پور چٹھہ کے علماء کرام نے ایک وفد تیار کیا۔ جو لڑکی والوں کو آگاہ کرے کہ لڑکا مرزائی ہے۔ وہ مسلمان ہو جائے تو بہتر ہے۔ ورنہ اگر وہ مرزائی مذہب پر قائم ہے تو یہ شادی منسوخ کر دیں۔ وفد میں مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل وزیر آباد کے صدر حافظ محمد سعید نقشبندی، جنرل سیکرٹری مولانا محمد اقبال نعمانی حکیم عبدالطیف مجاہد ختم نبوت منیر احمد ظہیر، عبدالغفار راٹھور اور کنوینر تحفظ ختم نبوت ذوالفقار احمد راٹھور شامل تھے۔ وفد جب گنڈیا نوالی چوہدری عنایت اللہ میتلا کے گاؤں پہنچا تو مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ تمام اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت نماز مغرب ادا کرنے کے لئے مسجد گئے۔ وہ نماز ادا کر رہے تھے کہ لڑکی کے والد صاحب علماء کرام کو دیکھتے ہی مشتعل ہو گئے۔ اور بلند آواز میں گالیاں دینی شروع کر دی۔ اور پورے گاؤں والوں کو حکم دیا کہ ان علماء کرام کو پکڑ کر قتل کر دو۔ میری لڑکی ہے میں چاہے عیسائی کو دوں، سکھوں کو دوں۔ یہ کون ہیں میرے گھریلو معاملات میں دخل دینے والے۔ قصہ مختصر ذوالفقار احمد راٹھور، حکیم عبدالطیف، منیر احمد، رکن کمیٹی نے ان تمام حالات سے ڈویژن گوجرانوالہ کے ناظم حکیم عبدالرحمٰن آزاد اور حافظ محمد ثاقب کو آگاہ کر دیا تو انہوں نے مرزائی لڑکے شفقت حیات بھنڈارا کے خلاف سول مجسٹریٹ وزیر آباد اسلم بھٹی کی عدالت میں رٹ دائر کی کہ مسلمان لڑکی اور مرزائی لڑکے کا قانوناً اور شرعی طور پر نکاح نہیں ہو سکتا۔ عدالت ایک حکم جاری کر کے نکاح روک دے۔ ابھی رٹ دائر ہی ہوئی تھی۔ کہ مرزائی لڑکا اور اس کا مسلمان والد مجلس عمل تحفظ ختم نبوت علی پور چٹھہ کے صدر حافظ محمد سعید نقشبندی اور جنرل سیکرٹری مولانا محمد اقبال نعمانی کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔ اس طرح حافظ محمد ثاقب نے کیس واپس لے لیا۔ جبکہ نکاح بھی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صدر حافظ محمد سعید نقشبندی نے پڑھایا۔ یاد رہے کہ شفقت حیات بھنڈار موضع سید نگر کا رہنے والا ہے۔ اور اس نے ۱۹۸۲ء میں قادیانیت کو قبول کر لیا تھا۔ جبکہ ۱۹۸۹ء میں قادیانیت سے تائب ہو کر دوبارہ مسلمان ہو گیا۔

## قصبہ روڈہ کے ایک ہوٹل میں قادیانیوں کا داخلہ بند

روڈہ تھل (از محمد یوسف رانا) یہاں پر رانا علی احمد، رانا محمد حسین آزاد نے اپنے شہباز ہوٹل میں مرزائیوں کا داخلہ بند کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ناپاک مرزائیوں کو اپنے ہوٹل میں آنے نہیں دیں گے۔ کیوں کہ مرزائی اپنا نبی مرزا قادیانی کو مانتے ہیں۔ جب کہ ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یاد رہے کہ انہوں نے شیزان کا بائیکاٹ پہلے ہی کیا ہوا ہے۔

## کندھکوٹ میں شیزان کیخلاف مہم

کندھکوٹ (نامہ نگار) جناب محمد یعقوب انور کھوسہ اور ضلعی صدر غلام نبی مگسی نے کندھکوٹ میں ایک اجلاس بلایا۔ اجلاس میں ضلعی صدر غلام نبی مگسی نے کہا کہ انشاء اللہ دو ماہ کے اندر اندر پورے کندھکوٹ میں شیزان کمپنی کی ہر چیز بند ہو جائے گی۔ اور ہم آج سے ہی پورے شہر کے لوگوں سے کہتے ہیں۔ کہ وہ شیزان کمپنی کی چیزیں۔ لینا اور دینا شرافت سے بند کر دیں نہیں تو ہمارا پروگرام ان کے لئے بہت ہی سخت ہوگا اگر خود کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو حضور کے دشمن احمق قادیانی کے احمق لوگوں کو ہر نقصان دیں

## محمد یعقوب انور کھوسہ کا سکھر

## اور جیکب آباد کا دورہ۔

کندھکوٹ (نامہ نگار) سندھ کے صدر اور مرکزی نائب صدر محترم محمد یعقوب انور کھوسہ اور ضلع جیکب آباد کے صدر غلام نبی مگسی نے سکھر تھل اور جیکب آباد کا دورہ کیا۔ انہوں نے دوستوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور ریکارڈ وغیرہ چیک کئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ سب لوگ اسلام کے دشمن عناصر کے خلاف اور اسلام کی بقاء کے لئے کام کریں۔ انہوں نے دوستوں سے کہا کہ آپ خدا کے دین کی خاطر ہمیشہ قربان ہونے کے لئے تیار رہیں۔ بعد میں صوبہ سندھ کے جنرل سیکرٹری نیاز احمد کھوسہ سے تنہائی میں بات چیت ہوئی۔ آپ کے بھائی نیاز احمد بنگلانی کو کندھکوٹ آنے کی دعوت دی گئی۔ اور بعد میں دوستوں سے الوداع کہہ کر واپس کندھکوٹ روانہ ہو گئے۔ کندھکوٹ آنے کے بعد انہوں نے جمعیت طلباء اسلام کے دوستوں سے ملاقاتیں کیں۔ جو ایک ساتھ دونوں تنظیموں میں کام کرتے ہیں۔ جناب امیر علی معاون کنوینر جے ٹی آئی لیاقت علی کھوسہ اور عبدالعزیز میمن صاحب نے بھی کہا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کی سربلندی کے لئے ختم نبوت یوتھ فورس کے لئے کام کر رہے ہیں۔

## ننکانہ میں قادیانی غنڈہ گردی کی مذمت

کرونڈا لعل عیسن (نامہ نگار) یہاں کے مذہبی سماجی کارکنوں اور رہنماؤں چوہدری عبدالرحمٰن لاہوری، محمد یوسف رانا، محمد احسان رانا، عدنان رانا، عمران رانا نے ننکانہ صاحب میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم شوکت علی شاہد پر قاتلانہ حملہ کرنے والے غنڈے قادیانی ملزم کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ سانحہ ننکانہ میں قادیانیوں کی طرف سے قرآن پاک نذر آتش کرنے کی مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے والے غنڈہ عناصر کو سخت سزا دی جائے

## عالمی مجلس کے سرگرم کارکن حافظ محمد شعیب کو شہید کر دیا گیا

کوٹ غلام محمد (نامہ نگار) مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ غلام محمد یونٹ کے سرگرم کارکن حافظ محمد شعیب کو چند مسلح لوگوں نے اس وقت کلہاڑیوں کے پے درپے وار کر کے قتل کر دیا۔ جب وہ سامارو بس اسٹینڈ پر واپس کوٹ غلام محمد آنے کے لئے بس کے انتظار میں کھڑے تھے بتایا جاتا ہے کہ مقتول کی لڑکوں سے چند روز پیشتر تلخ کلامی ہوئی تھی۔ بعد نماز مغرب جیسے ہی اس واقعہ کی اطلاع ملی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ غلام محمد کے سپاہی اور مقتول کے بھائی حافظ عبدالعزیز اپنے دوسرے اعزہ و اقارب کے ہمراہ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ اور تھانہ میں رپورٹ درج کرائی جس کے بعد ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ سامارو کے ایس۔ ایچ۔ او کے بروقت موجود نہ ہونے کی وجہ سے یہ ساری کارروائی کنری تھانے کے ایس ایچ او ملک اللہ ڈنو کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ مقتول کے سوگ میں دوسرے دن سامارو اور کوٹ غلام محمد کے تمام کاروبار بند رہے۔ تقریباً کریں روڈ ٹرانسپورٹ بھی مکمل طور پر بند رہی۔ مقتول کے جنازے میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ مقتول کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک لڑکا ہے۔

## مکتوب جھنگ

### عالمی مجلس کے دفتر میں ایک اہم تقریب
### گورنمنٹ کالج کے پرنسپل پروفیسر سمیع اللہ قریشی کا مرزائیت سے اظہار لاتعلقی

الحمدللہ میرا مرزائیت، قادیانیت، احمدیت، لاہوریت سے کسی بھی طرح کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی مرتد، کافر، دائرہ اسلام سے خارج ہے اور یہی صورت اس کے ماننے والوں کی ہے۔ ان خیالات کا اظہار گورنمنٹ کالج جھنگ کے پرنسپل جناب پروفیسر سمیع اللہ قریشی نے کیا۔ جو یہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے دفتر جامع مسجد حافظ سلطان والی پنڈی میں علماء کرام، صحافیوں اور معززین شہر کے سامنے اس بات کی وضاحت کے لئے بلائے گئے تھے۔ کہ آیا۔ ان کا تعلق قادیانیت کے کسی گروہ سے تو نہیں ہے۔ مختصر تفصیل اس واقعہ کی یہ ہے کہ پچھلے چند دنوں سے شہر کے ایک طبقہ کی طرف سے پروفیسر مذکور پر الزام عائد کیا گیا کہ وہ قادیانی ہیں۔ اور اس الزام کو اتنی ہوا دی گئی کہ طلباء میں اشتعال پیدا ہو گیا۔ طلبہ نے کلاسوں کا بائیکاٹ کرنے کے ساتھ ساتھ توڑ پھوڑ بھی شروع کر دی۔ جس کی وجہ سے کالج کے انتظام کو درست کرنے کی خاطر مذکورہ پرنسپل کو پولیس سے مدد لینا پڑی اور کالج غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دیا گیا۔ ادھر معتبر ذرائع سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام حسین صاحب کو خبر ملی کہ یہ الزام ایک طبقہ محض اپنے مقاصد کے حصول کے لئے عائد کر رہا ہے۔ حقیقتاً پرنسپل مذکور کا مرزائیت سے کوئی تعلق نہیں۔ لہٰذا ناظم اعلیٰ جھنگ نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے ۲۹ مئی ۱۹۸۹ء کو بعد نماز عصر پرنسپل مذکور کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے دفتر میں مدعو کیا۔ شہر بھر کے علماء کرام اور معززین شہر کو بھی مدعو کیا گیا۔ تاکہ پرنسپل مذکور سے وضاحت طلب کی جا سکے۔ پرنسپل مذکور کے ساتھ ان کے شاف سے پروفیسر حافظ عبدالعزیز، پروفیسر حافظ نذیر احمد صاحبان بھی مدعو تھے۔ علماء کرام میں مولانا مفتی ولی اللہ، مولانا سید صادق حسین شاہ، مولانا حکیم محمد یسین، مولانا رشید احمد مدنی، مولانا حبیب الرحمٰن طوفی، مولانا محمد اقبال شیر وانی، قاری محمد شریف، مولانا بشیر احمد جھنگ شہر، مولانا فاروق احمد جھنگ شہر اور مولانا منظور حسین صاحبان قابل ذکر ہیں۔ جمیعت علماء اسلام جھنگ کے عہدے دار حاجی عزیز الرحمٰن ڈھڈی، بھی تقریب میں شامل تھے۔ شاہ جیونہ سے آئے ہوئے مہمان عالم دین قاری عبدالحکیم صاحب عامر نے بھی اس تقریب کو رونق بخشی۔ ان کے علاوہ جمیعت علماء اسلام اور انجمن سپاہ ختم نبوت کے کارکن بھی کثیر تعداد میں جمع تھے۔ مولانا رشید احمد مدنی کی تلاوت سے اس تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت کلام مجید کے بعد استاذ العلماء مولانا مفتی ولی اللہ صاحب نے مختصراً مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج جھنگ کے پروفیسر سمیع اللہ قریشی نے اپنے وضاحتی بیان میں کہا کہ میں آپ حضرات کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے دعوت دی۔ اور کچھ اپنے بارے میں کہنے کا موقع فراہم کیا۔ دراصل بات یہ ہے کہ بعض غلط فہمیاں دوری کی وجہ سے خوامخواہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اس سے موقع پرست عناصر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مجھ پر اب سے کچھ عرصہ قبل بھی اسی قسم کا الزام لگا کہ میرا تعلق مرزائیت یا لاہوریت سے ہے میں نے اس وقت بھی یعنی ۱۹۵۴-۵۵ء میں بھی ایک وضاحتی بیان دیا۔ اور میرا وہ بیان ہفت روزہ "چٹان" میں شائع ہوا۔ اس کے بعد ۱۹۷۸ء میں بھی ہفت روزہ "زندگی" کے ایک شمارہ میں میرا وضاحتی بیان شائع ہوا۔ میں نے کچھ عرصہ پہلے "حضور رسالت مآبؐ" کے عنوان سے پنجابی میں ایک کتاب لکھی۔ جس میں تفصیل سے خاتم النبیین کا مفہوم تحریر کیا تھا۔ اس موقع پر موجود علماء کرام نے پرنسپل مذکور سے تحریری طور پر بیان دینے کو کہا

رپورٹ: امجد اقبال ساجد

جس پر پرنسپل مذکور راضی ہو گئے۔ ناظم اعلیٰ نے ایک سوالیہ تحریر لکھی جس کا جواب پرنسپل مذکور نے دیا دونوں تحریریں بطور ریکارڈ یہاں درج کی جاتی ہیں تاکہ بوقت ضرورت کام آسکیں۔

"جناب قریشی صاحب!

مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق آپ کا کیا نظریہ ہے۔ کیا وہ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی یا اس کے ماننے والے مسلمان ہیں۔ یا مرتد، کافر اور مرزائیت کے دونوں فرقوں یعنی لاہوری مرزائی، اور قادیانی مرزائی ان میں سے کسی کے ساتھ آپ کا تعلق تو نہیں ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے کافر و مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہیں یا نہیں؟"

پروفیسر سمیع اللہ قریشی نے جواب میں یہ تحریر لکھ کر دی۔

"الحمدللہ میں مرزائیت، قادیانیت، احمدیت لاہوری سے کسی بھی طریقہ کا کوئی واسطہ نہ ہے۔ مرزا قادیانی کافر دائرہ اسلام سے خارج اور یہی صورت اس کے ماننے والوں کی ہے۔ مرزا خبط عظمت کا شکار تھا۔ اس کے وجود سے اسلام کو کچھ فائدہ حاصل نہ ہو سکا۔ بلکہ اتنا ایسا نقصان ہوا جس کی تلافی آج تک ممکن نہ ہو سکی۔"

عاجز

دستخط سمیع اللہ قریشی

پرنسپل مذکور کی اس وضاحت پر علماء کرام اور دیگر معززین شہر نے اطمینان کا اظہار کیا۔ اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ یہ مجلس استاذ العلماء مولانا مفتی ولی اللہ مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

## اقوال زریں

محمد محبوب الرحمٰن، نور الاسلام بنگلہ دیش

- حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو بھسم کر دیتی ہے۔ (حدیث شریف)
- جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ گویا اپنی سلامتی کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔ (عمر فاروقؓ)
- احمق کی دوستی سے احتراز لازمی ہے (فاروق اعظمؓ)
- اگر تو گناہ پر آمادہ ہے تو اس جگہ کر جہاں خدا نہ ہو۔ (حضرت عثمانؓ)

# دنیا کی حیثیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہؓ سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے مکہ کی وادی کو سونا بنانے کی پیش کش کی تو میں نے عرض کیا کہ پروردگار! مجھے یہ نہیں چاہیئے۔ بلکہ مجھے تو پسند ہے کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں تو دوسرے دن فاقہ کروں۔ کیوں کہ جب میں بھوکا رہوں گا تو تیرا ذکر کروں گا۔ اور گریہ وزاری کروں گا۔ اور جب شکم سیر ہو جاؤں گا تو تیرا شکر ادا کروں گا۔ (ترمذی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چٹائی پر آرام فرمایا۔ جس کی وجہ سے جسم اطہر پر چٹائی کے نشانات آگئے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ کا حکم ہو تو ہم آپ کے لئے فرش بچھا دیتے۔ تو حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہاں میں اور کہاں دنیا، میرا اور دنیا کا تعلق بس ایسا ہے جیسا کہ سوار راستہ میں کسی درخت کے سایہ میں آرام کرنے کے لئے ٹھہرتا ہے۔ پھر کچھ دیر بعد اس کو وہیں چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ "مسند احمد"

ایک صحابی کا بیان ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے۔ جس کی وجہ سے میں اللہ کا اور لوگوں کا محبوب بن جاؤں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا سے بے رغبتی کر۔ تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اور لوگوں کے احوال سے دور رہ۔ لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے "ابن ماجہ"

احادیث مبارکہ اور اسوۂ رسول کے شہ پارے دنیائے انسانیت کو ایک عظیم الشان پیغام اور لائحہ عمل دے رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں تمام عالم میں سکون و اطمینان امن و سلامتی اور اقدار انسانی کے وہ نظارے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن کے دیدار سے آج دنیا محروم ہو چکی ہے۔ آج ساری خرابیوں کی جڑ اور بنیاد دنیا اور اس کے عیش و عشرت میں جنون کی حد تک مشغولیت ہے۔ جب کہ اسلام کی ابدی تعلیم یہ ہے کہ الدنیا خلقت لکم و انتم خلقتم للاخرۃ (دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی ہے اور تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہو) انسان کا دنیا سے حقیقی طور پر دل لگانا۔ دراصل مقصد تخلیق کے منافی ہے۔ اسلام کے نزدیک دنیا صرف ایک وسیلہ ہے۔ اس کو مقصد بنا لینا اور اسی کی تگ و دو میں لگے رہنا ایک کافر اور مشرک کی شان تو ہو سکتی ہے۔ لیکن مسلمان کی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی پر نظر ڈالیں۔ آپ چاہتے تو ساری دنیا کی دولت آپ کے قدموں میں ہوتی تو قیصر و کسریٰ کے خزانوں سے آپ اپنے لئے عالیشان محل تعمیر کر لیتے۔ آپ کی خواہش ہوتی تو مکہ اور مدینہ کے پہاڑ آپ کے لئے سونا اگلنے لگتے۔ مگر آپ نے ایک لمحہ کیلئے دنیا کے ان خرافات کی طرف نظر اٹھا کے بھی نہیں دیکھا۔ کبھی ایک درہم آپ کے پاس صدقہ کا رہ گیا۔ تو مبارک و پر نور آنکھوں سے نیند غائب ہو گئی۔ کبھی خوف و خشیت کا ایسا غلبہ ہوا کہ جب تک مال تقسیم نہ ہوا۔ آپ گھر [illegible] تشریف نہ لے گئے۔

ذرا سوچئے! کیا ہمارے نزدیک بھی دنیا کا وہی مقام ہے۔ جو ہمارے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نزدیک تھا۔ کیا ہم بھی قناعت کے اس پرسکون راستہ پر چلنے کے لئے کوشاں ہیں۔ جو ہمارے آقا کا شیوہ تھا؟ ذرا غور کیجئے! دنیا نے ہم سے کیا کیا چھین لیا ہے؟ اور ہم بیدار نہ ہوئے تو وہ آئندہ ہم سے کیا کیا چھین لے گی؟

# نئی کارمینا

## نظامِ ہضم کی اصلاح کے لیے زیادہ پُرتاثیر

انسان کی تن دُرستی کا زیادہ تر انحصار معدے اور جگر کی صحت مند کارکردگی پر ہے۔ اگر نظامِ ہضم درست نہ ہو تو دردِ شکم، بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، گرانی یا بھوک کی کمی جیسی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں جس کے سبب غذا صحیح طور پر جُزوِ بدن نہیں بنتی اور صحت رفتہ رفتہ متاثر ہونے لگتی ہے۔

پاکستان اور دنیا کے بہت سے ممالک میں ہمدرد کی کارمینا پیٹ کی خرابیوں کے لیے ایک مؤثر نباتی دوا کے طور پر شہرت رکھتی ہے۔ چونکہ یہ ہر گھر کی اہم ضرورت ہے اس لیے ہمدرد کی تجربہ گاہوں میں اس کی افادیت پر ہمہ وقت تحقیق و تجربات کا عمل جاری رہتا ہے۔ نئی کارمینا اسی تحقیق کا حاصل ہے۔ نئی کارمینا

کو پودینے کے جوہر اور دیگر مفید و مؤثر اجزا کے اضافے سے زیادہ قوی، پُرتاثیر اور خوش ذائقہ بنا دیا گیا ہے۔

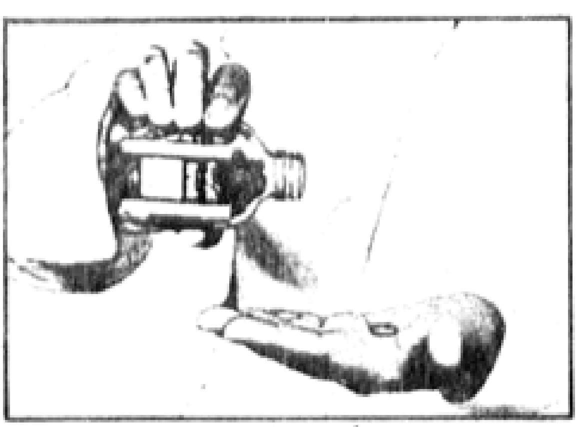

نئی کارمینا نظامِ ہضم کو بیدار کرنے، معدے اور آنتوں کے افعال کو منظم و درست رکھنے میں زیادہ کارگر ہے۔

بچوں بڑوں سب کے لیے مفید **نئی کارمینا** ہمیشہ گھر میں رکھیے

ہمدرد

ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

تحقیق، رُوحِ تخلیق ہے

## بقیہ:۔ شیطان رشدی

شیطانک ورسز اور اس کا بدبخت مصنف مسٹر رشدی مذہب اور قانون دونوں کی روشنی میں مجرم ہے اور مجرم کے ساتھ اس انداز میں پیش آنا (جیسا کہ ہو رہا ہے) مجرم اور جرم دونوں کی جو صلہ افزائی کرتا ہے جس کا انجام بالآخر افسوسناک ہی ہے۔

حکومت برطانیہ سے گزارش ہے کہ اہل اسلام نے جس بات کا مطالبہ کیا ہے وہ عقلاً و نقلاً صحیح ہے ہم نے پہلے پیار و محبت کے ساتھ اس موضوع کا حل مانگا مگر مسترد کر دیا گیا۔ احتجاجی جلسے اور مظاہرے سے حکومت برطانیہ کو اپنے رنج و غم کا اظہار کیا اہل اسلام نے انفرادی و اجتماعی طور پر خطوط بھیجے لیکن ہر مرتبہ انکار کا جواب ملتا رہا اور یوں اہل اسلام کے زخموں پر مزید نمک پاشی کی گئی۔

لیکن ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ یہ موضوع کوئی نیا نہیں ماضی میں بھی ایسے بے شمار واقعات پیش آ چکے ہیں۔ اور دنیا نے حق و صداقت کی فتح اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے اہل اسلام ہر نازک موڑ پر کامیابی سے ہمکنار ہوئے ہیں انشاء اللہ اس مرتبہ بھی خدائی قوت ہمارے شامل حال ہوگی حق کا جھنڈا بالآخر اونچا ہوگا۔ جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ اعلان خداوندی ہے ہمیں دبانے کی کوشش نہ کی جائے کیوں کہ

باطل سے دبنے والے آسمان نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

## بقیہ:۔ قربانی کی حقیقت

کرنا اور جذبۂ ایثار و قربانی کی تحصیل کرنا، خود اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: اللہ کے پاس نہیں پہنچتا ان کا گوشت اور نہ ان کا خون، وہاں تمہارا تقویٰ یعنی جذبۂ اطاعت پہنچتا ہے علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں "یعنی جانور کو ذبح کر کے محض گوشت کھانے اور کھلانے یا اس کا خون گرانے سے تم کبھی اللہ کی رضا حاصل نہیں کر سکتے، نہ ہی یہ خون اور گوشت اڑ کر بارگاہ تک پہنچتا ہے اس (اللہ) کے ہاں تو دل کا ادب اور تقویٰ پہنچتا ہے کہ کیسی خوش دلی اور محبت کیساتھ ایک قیمتی اور نفیس چیز اس کی اجازت سے اس (اللہ) کے نام پر قربان کی، گو اس قربانی کے ذریعے سے ظاہر کر دیا کہ ہم خود بھی تیری راہ میں اسی طرح قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔ بس یہ وہ تقویٰ ہے جس کی بدولت خدا کا عاشق اپنے محبوب حقیقی کی خوشنودی حاصل کر سکتا ہے"۔ ——— مذکورہ آیت قربانی سے ناواقفیت اور اس کی حقیقت سے ناآشنا مسلمانوں کے لئے راہ ہدایت کی حیثیت رکھتی ہے جس میں حقیقت قربانی کو بالکل واضح کر دیا کہ اس حقیقت سے ناآشنا مسلمان تدبر کریں اور اس قربانی کو ایک رسم یا تفریح عہد کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس کی حقیقت اصلیہ کو مدنظر رکھ کر سنت ابراہیمی کے اتباع کے طور پر ادا کریں تو ایمان و ایقان میں قوت اور اخلاص کی برکت کا مشاہدہ ہونے لگے گا ———

——— وما علینا الا البلاغ۔

## بقیہ:۔ حضرت علیؓ کی صاحبزادی

کی اجازت کے بغیر موتیوں کا ہار کیوں دیا ہے؟

ابن ابی رافع:۔ اے امیر المومنین یہ آپ کی لڑکی ہے تین دن کے بعد ہار کو واپس کر دے گی یہ ہار کو ضائع کبھی نہیں کرے گی یہ بڑی امانت دار اور دیانت دار اور سمجھ دار ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ:۔ یہ ہار میری ملکیت تو نہیں ہے اگر آپ نے دوسری مرتبہ ایسی غلطی کی تو میں آپ کو سزا دوں گا ہار کو لے جاؤ جہاں تھا وہیں رکھ دو۔

لڑکی:۔ اے امیر المومنین! میں آپ کی لڑکی ہوں میرے سوا اس ہار کی مستحق اور دوسری کون لڑکی ہو سکتی ہے۔

حضرت علی:۔ اے میری لڑکی حق سے تجاوز نہ کرنا کیا تمام انصار اور مہاجرین کی عورتیں عید الاضحیٰ کے دن اس طرح کے ہار پہنتی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہار کو واپس کر دیا مساوات اسلامی کو قائم کر دیا۔ اور دنیا کے حکمرانوں کو یہ سبق دیا کہ کسی وقت اور کسی حالت میں انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ جائے۔

موجودہ حکمرانوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پیغام اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ وہ بھی اپنے گھروں اور رشتہ داروں کو ملی دولت سے نہ بھریں۔ بلکہ مساوات اسلامی کو اپنا شعار بنائیں یہاں غریب عوام بہت ہی زیادہ ہے ان کا بھی کوئی خیال کرنا ہے خود اپنے گھر سے سادگی اختیار کریں ایسا کپڑا استعمال کریں جو ہر انسان کو مل سکتا ہو۔ اور ایسی خوراک کھائیں جو ہر غریب عوام ملک کے باشندہ کو میسر ہو۔

سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

نیو ایرا

جیولرز

تشریف لائیں

زیب النساء اسٹریٹ کراچی

فون: 514672

KHATME NUBUWWAT
( AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE )
Registered No. M-16o


# قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیکر مجلس کے فنڈ کو مضبوط بنائیں

## اس لیے کہ !

ملک کے متعدد شہروں، قادیانیوں کے مرکز "ربوہ" (جسے اب صدیق آباد کہا جاتا ہے) اور لندن کے مرکز ختم نبوت میں ایک درجن سے زائد دینی مدارس قائم ہیں جہاں مقامی و بیرونی ہزاروں طلباء علم دین حاصل کر رہے ہیں.

بیرون ملک اور اندرون ملک کے سینکڑوں علماء و طلباء کو دشمنان تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی سازشوں، گمراہ کن عقائد سے آگاہ کیا جاتا ہے اور ردِّ قادیانیت کا کورس پڑھایا جاتا ہے. جن کے تمام اخراجات عالمی مجلس کے بیت المال سے پورے کیئے جاتے ہیں.

عالمی مجلس کا، اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی، باطل قوتوں خصوصاً قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لیے تبلیغ کا ایک مربوط نظام قائم ہے. جس کے تحت پچاس مبلغین شب و روز مصروفِ عمل ہیں اور پچاس سے زائد دفاتر اس اہم مشن میں مصروفِ عمل ہیں.

شعبہ تصنیف و تالیف کے تحت لاکھوں روپے کی لاگت سے عربی، اردو، انگریزی میں لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے جو اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے امسال تحفظ ختم نبوت کے سال کی مناسبت سے دس لاکھ روپیہ کی لاگت سے لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے.

اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف مقدمات یا قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے عالمی مجلس کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہو گیا ہے.

## اندریں حالات

تمام اہل اسلام اور مخیر حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ عید قرباں کے موقع پر اپنی قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیت المال میں جمع کرائیں اور مجلس کے فنڈ کو مضبوط بنائیں.

منجانب :

**فقیر خان محمد** عفی عنہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں)

### رقم ارسال کرنیکا پتہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ۔ فون نمبر : ۴۰۹۷۸

### کراچی کا پتہ

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ، فون : ۷۱۱۶۷۱

**نوٹ :** کراچی میں قربانی کی کھالیں جمع کرانے کے لیے مختلف مقامات پر مراکز بھی قائم کیے جا رہے ہیں۔ ٹیلی فون کے ذریعے معلومات حاصل کیجئے۔